

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز جمعہ المبارک مورخہ 21 نومبر 1997

بمطابق 20 رجب 1418ھ

شمارہ 11

جلد ہشتم



صفحہ نمبر	مندرجات
1	1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ
2	2- دعائے مغفرت
10	3- نشازدہ سوالات اور ان کے جوابات
46	4- اراکین کی رخصت
47	5- تحاریک التواء
	6- خصوصی مراعات نہ ہونے کی وجہ سے انڈسٹریل اسٹینڈس میں کارخانوں کی بندش
52	میں اضافہ
58	7- توجہ دلاؤ نوٹس
59	8- تحصیل دفتر لاپچی کی تعمیر نو
62	9- ضلع نوشہرہ کے قیدیوں کے مقدمات کا غیر ضروری التواء
66	10- بختالی نالہ کی ناقص تعمیر
68	11- چھتر پلین تاکوٹ بنگرام روڈ کی خستہ حالی

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی جمیبر واقع خیبر روڈ پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 21 نومبر

1997ء بمطابق 20 رجب 1418ھ بوقت دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ہدایت اللہ خان ہمکنی، سپیکر صوبائی اسمبلی منہ صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانَ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْقَةٍ فَإِنَّا هُوَ حَصِينٌ مُبِينٌ ۝ وَصَرَبَ لَنَا مَثَلًا
 نَسَى خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ط
 وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ
 تُوقَدُونَ ۝ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلِيمٌ أَن يُخَلِّقَ مِثْلَهُمْ ط بَلَى
 وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ فَسُبْحَانَ الَّذِي
 بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ ناس آیات نمبر ۸۳ - ۷۶)

(ترجمہ) کیا انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑاؤ بن کر کھڑا ہو گیا اب وہ ہم پر مثالیں چسپاں کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے ' کتا ہے کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب کہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہوگی اس سے کہو۔ اس سے کہو ' انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی مرتبہ اسکو پیدا کیا تھا اور وہ تخلیق کا ہر کام جانتا ہے ' وہی جس نے تمہارے لئے ہر بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی ہے اور تم اس سے اپنے چولے روشن کرتے ہو۔ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس پر قادر نہیں کہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے ' کیوں جبکہ وہ ماہر خلاق ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسکا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے پاک ہے وہ جسکے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے اور اس کی طرف پھلانے جانے والے ہو۔

جناب محمد اورنگزیب خان، عبدالحکیم قصوریہ صاحب کے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں، جناب اگر دعا کرانی جائے۔

(اس موقع پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر، سر!

جناب سپیکر، جی!

جناب عبدالسبحان خان، قابل احترام سپیکر صاحب! گزارش دا دے چہ خمونہ د صوبانی اسمبلی کارروائی له تی وی والا ہفتہ کوریج نہ ورکوی کوم چہ د دے Privilege کیری - بل چہ د کوم ممبرانو نہ Individual کومہ انٹرویو واخستے شی نو ہفتہ دوی پہ سارھے گیارہ، پونے بارہ بجے کنس نشرکوی، عام خلق اودہ وی نو پہ اودو خو محوک انٹرویو نشی اوریدلے او خلق ترینہ نہ مستفید کیری۔ د دے د پارہ دا گزارش دے چہ تاسو مہربانی اوکرنی او ہغوی تہ ہدایت اوکرنی چہ آئندہ د پارہ د صوبانی چہ د دے صوبے د بتولو عوامو چہ دا یوہ نمائندہ ادارہ دہ او دے تہ د خلقو سترگے دی۔ چہ د دے کارروائی تہ کوریج ورکری۔ تھینک یو سر۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! دا خبرہ خو دوی دیرہ اہمہ اوکرہ۔ کہ سوچ مونہہ اوکرو د اسمبلی محومرہ اہمیت دے د بتولے صوبے دا یوہ اسمبلی دہ او د ہرے علاقے پہ دے کنس نمائندگی شتہ دے خو کہ مونہہ اوگورو پہ تی وی باندے، نو دول سرنا له خو دیر وخت ورکیدے شی او دیر اہمیت ورکری کیری او کارتونونہ چہ شروع شی دوہ گھنتے، درے گھنتے کارتونونہ چلیری، د ہفتے دیر اہمیت دے او د اسمبلی دومرہ اہمے کارروایانے دی چہ د ہفتے ہیخ اہمیت نہ وی۔ پہ خبرونو کنس زیات نہ زیات یوہ خبرہ غوندے راشی چہ د صوبانی اسمبلی اجلاس اوشولو یا پکنی د یو کس نیم نوم واخلی یا وانخلی۔ بس سپیکر صاحب صدارت اوکرو او خلاصہ شی خبرہ۔ نو د دے د پارہ پکارخو دا وہ چہ دوی صوبانی تی وی اسٹیشن

کم از کم مجھ لس پنخلس منبہ ددے د پارہ ہانم ورکولے پہ خانے ددے چہ
دوی دولکو لہ زیات وخت ورکوی نو دے لہ دزیات وخت ورکوی۔ شکریہ
جی۔

جناب سپیکر، دانفارمیشن منسٹر صاحب مجھ شو لو؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر، جی۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب کل میں نے یہاں کہا تھا کہ میں آپ
کے پاس سپریم کورٹ فل بیج کا وہ فیصلہ لاؤں گا اور وہ میں لایا ہوں جناب! راویے
مے دہ جی۔ صرف خما درے سوالونہ دی جی کہ سرتاج عزیز صاحب نے کیوں
اس سرچارج اور ایڈیشنل سرچارج کو علیحدہ رکھا؟ نمبر 2 اسے کس نے کہا تھا؟ نمبر 3
اب ایک سال ہو گیا ہے اور حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے جی؟ میرے یہ تین باتیں ہیں
جناب!

جناب سپیکر، دایوہ خبرہ خو ورومبے حل شی کنہ جی

جناب ہمایون سیف اللہ خان، نورے خبرے بہ شاتہ کوؤ جی دا مے راویے
دے، داورکوم جی۔

جناب سپیکر، داورکرنی جی۔۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر، جی آنریبل انفارمیشن منسٹر مجھ فرماتی ددے عبدالسبحان خان
پہ خدمت کنیں۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: (Minister for Law & Parliamentary Affairs)

On behalf of Information Minister Mr Speaker Sir!

دا چہ دوی کومہ خبرہ اوکرہ نا بالکل تھیک خبرہ دہ او بلہ ورخ ہم تاسو
دا پوائنٹ پہ اسمبلی کنیں آوت کرے وو او منسٹر صاحب نا
Commitment کرے وو چہ زہ بہ دہانی اتھارتی سرہ خبرہ کوم او زہ

دے ہاؤس تہ تسلی ورکوم چہ زہ بہ پہ Tea break کئیں د جنرل منیجر سرہ ہم خبرہ اوکرم او کوشش بہ کوف چہ د سید مشاہد حسین سرہ ہم پہ دے باندے خبرہ اوکرو جی۔

جناب سپیکر، گورنی جی د ممبرانو دا گلہ خو بالکل صحیح دہ چہ پہ پاؤ کم دولس بجے نے بنائی دے نہ خو بنہ دہ چہ ہدو بنائینی نے نہ او ہفہ پیسے د نہ ضائع کوی، جمع د کری، پہ محہ بل محہ کئیں د پکارشی او صرف دومرہ کار بہ وی کہ ہاؤس مونر سرہ رضا کیری نو خما خو خپل بیا دیر Extreme step دے۔ زہ خو دا وایم چہ کہ دا طریقہ وی نو In future بہ مونر بالکل پی تی والا دلہ کئیں نہ پریدو۔ We will not allow them یا خو بہ پہ دے عمل کوئی گنی دوی بہ بالکل نہ راخی۔ کہ In case you agree with me بیا خو دا یو Breach of privilege دے چہ مونرہ تاسو پہ خبر نامہ کئیں دومرہ نظر انداز کوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب! زہ یو عرض کوم دومرہ Extreme تہ د تلو نہ مخکئیں بہ د ہفوی سرہ خبرہ اوشی چہ بیا د ہفوی Reaction تھیک نہ وی بیا بہ مونرہ دا کارروائی اوکرو۔

جناب سپیکر، د ہاؤس دا Sentiments بہ ورتہ Convey کرنی چہ دا کار دے

وزیر قانون و پارلیمانی امور، دا بہ ورتہ اووایو چہ دا پوزیشن دے دا بہ فیدرل گورنمنٹ تہ اووایو۔ مونر بہ ورتہ اووایو، خبرہ بہ ورسرہ اوکرو۔ چہ ہفوی داسے ہم ہفہ شانتے حالات وی نو بیا ستاسو دا فیصلہ چہ دہ، دا بالکل صحیح دہ۔

حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر)، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر! محترم وزیر صاحب جو بات کر رہے ہیں، یہ بات تو کئی دفع ہو چکی ہے کہ ان سے بات ہو جائیگی۔ یہ اس اسمبلی میں ہونی ہے، پچھلے سیشن میں ہوئی ہے، پچھلی اسمبلیوں میں ہوئی ہے یہ تو ایسے ہی

دل بہلنے والی بات ہے۔ بشیر خان کو پتہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو جو بھی فیصلہ کرنا ہے وہ آج ہی کر لیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! اگر میرے بھائیوں کو اور محترمہ بی بی صاحبہ کو یاد ہو تو جب میں نواز شریف صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ تو اس وقت ان کو بھی پی ٹی وی سے یہ شکایت تھی اور شاید اس وقت کی صوبائی حکومت نے اپنا ٹیلی ویژن شروع کرنے کا کہا تھا یہ میری ایک تجویز ہو سکتی ہے کہ اگر وہ ہمیں وقت نہیں دیتے ہیں تو صوبائی حکومت اپنا ٹیلی ویژن نیٹ ورک اس کو شروع کرے۔ میں تو یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! دوی دیرہ بنہ خبرہ اوکرہ خو یوہ خبرہ بہ ورتہ زہ یادہ کرم۔ بی بی بی تہ یادہ دہ چہ۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، جناب سپیکر! دا یوہ اہم خبرہ دہ او پہ ہر دور حکومت کنیں ہم دا د اپوزیشن د طرف نہ راخی او اوس خو ماشاء اللہ دا د Treasury Benches د طرفہ ہم پہ دے باندے راغے او ستاسو Observations دیر صحیح دی چہ دلته کنیں چہ کومہ کارروائی کیری، دا د دے صوبے د مفادو د پارہ او دا د دے صوبے د خلقو حق دے چہ ہغوی Elected representatives چہ کوم دی، چہ ہغوی محہ خبرہ کری وی، محہ کارروائی کری وی پہ دے اجلاس کنیں نو چہ ہفہ ہغوی تہ اور سیپی۔ پہ ریڈیو بہ کیدے شی لپور کوئی خو دیر خلق ریڈیو نہ اوری۔ تیلیویژن نن سبا ہر محوک گوری نو خما بہ دا تجویز وی، ستاسو خبرہ خو دیرہ مناسب دہ خو یو Unanimous Resolution د دا Provincial Assembly پاس کری چہ بھانی مونزہ د دے نوٹس اخلو۔ چہ دا د دے صوبائی اسمبلی سرہ زیاتے کیری او کہ د ہفے نہ وروستو کہ ہفہ اونشی نو خما خیال دے د ہفے نہ پس دے بل اقدام، محنگہ چہ تاسو تجویز کرے دے ہفہ دے واخستلے شی۔

ہوگا۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ کی طرف سے انکو طلب فرمایا جائے وہ ایوان میں آئیں پھر آپ ان سے مل کر جو فیصلہ کریں گے پروگرام کے ٹائم کا وہ ہمارے لئے حتمی فیصلہ ہوگا۔

جناب سپیکر، یعنی اب تو Resolution پیش ہو چکا ہے اور Move ہو چکا ہے۔ اب تو میں Put کرونگا۔ I am bound under the law and rules to put it

before the House . Is it the desire of the House that the resolution moved by Haji Muhammad Adeel, MPA Deputy

Speaker may be passed?

(The motion was carried).

Mr Speaker: " Ayes" have it . The resolution is passed unanimously.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Honourable Najmuddin Khan MPA to please ask his Question No 56.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب خورشید اعظم خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق خان سواتی، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر! ایک معزز رکن نے ایک تجویز پیش کی ہے تو اس پر بھی آپ رونگ دیں۔ یہ بھی بات ہے کہ ہم پشتو بول نہیں سکتے، سمجھتے ہیں لیکن بعض پشتو ایسی..... (قطع کلامی)

جناب سپیکر، آپ پوائنٹ آف آرڈر دوبارہ کریں جی۔ کیا ہے جی؟

جناب خورشید اعظم خان، میں نے کہا ہے کہ اسمبلی کی جو کارروائی چلتی ہے اس میں پشتو زبان زیادہ استعمال کی جاتی ہے جو ہمیں بالکل سمجھ نہیں آتی کہ کیا بات ہو رہی ہے یا کیا کارروائی ہو رہی ہے اس لئے میں نے کہا ہے کہ ہندکو کا ترجمہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ

ہماری مادری زبان ہے کم از کم ہمیں اس کی سمجھ تو آنی چاہئے نہ جناب۔

جناب وجیہ الزمان: سر! ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہزارہ ڈویژن سے۔۔۔ (قطع کلامی)
جناب سپیکر: رولز میں تو صرف تین زبانیں ہیں ایک اردو ہے، ایک انگریزی ہے اور ایک پشتو ہے۔ ابھی تک ہندکو کا Provision۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب وجیہ الزمان: جناب سپیکر صاحب! ہزارہ ڈویژن سے کافی ممبران یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کا بھی حق بنتا ہے، کم از کم یہ بھی آپ کریں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ Amendment move کریں جی۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)
جناب وجیہ الزمان: ہزارہ ڈویژن کے لئے بھی کچھ نہ کچھ۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)
جناب سپیکر: بات سنیں جی۔ آپ رولز میں Amendment move کریں رولز میں آجانے تو بالکل ہم کریں گے جو زبان بھی آپ کہیں گے۔

جناب غورخید اعظم خان: اردو بھی سمجھ نہیں آتی ہے۔ آپ زیادہ تر پشتو میں بات کرتے ہیں ہمیں بالکل سمجھ نہیں آتی منسٹر صاحبان بھی پشتو میں بات کرتے ہیں اور جب آپ پشتو میں بات کرتے ہیں تو ہمیں بالکل سمجھ نہیں آتی۔

جناب فرید خان طوفان (وزیر بلدیات)، جناب سپیکر صاحب! غورخید اعظم صاحب کی بات درست ہے۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

میاں ولی الرحمان: جناب سپیکر جو آپ نے کہا ہوتا ہے بالکل وہ ہمیں اخبار سے پتہ چلتا ہے۔ لیکن جس وقت آپ پاس کرتے ہیں ہمیں کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں۔۔۔۔۔ (تائیاں)

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! دوی تہ دھفے خبرے پتہ وی چہ کومہ دلته پاس کیڑی خوہے پرے خاموشہ شی۔

جناب وجیہ الزمان: جناب سپیکر! ایک گزارش کرنا چاہوں گا۔ میں غورخید اعظم کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور ہاؤس سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ٹھیک ہے اگر آپ پشتو بونا

چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کم از کم آپ اس کا جواب اردو میں دے دیا کریں تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ Question کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، میری بات سنیں۔ قانون ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے برعکس جانا غلط بات ہے۔ اب قانون میں جو ہے 'روز' میں تین زبانیں ہیں 'ایک اردو' ایک پشتو اور ایک انگریزی۔ اگر آپ ہندکو 'سرائیکی'۔۔۔۔ (قطع کلامی)۔۔۔۔

جناب وجیہ الزمان، اردو 'گزارش' ہے جناب۔

جناب سپیکر، یا ہزارہ والی جو زبان بھی لانا چاہتے ہیں ou please move an Y amendment اس طریقے سے آئیں۔ اس طریقے سے نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک کے اردو بولے اور ایک کے کہ ہندکو۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب وجیہ الزمان، سر! میری گزارش آپ نہیں سمجھے ہیں۔

جناب سپیکر، ایسے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو اردو بھی نہیں سمجھتے۔

جناب وجیہ الزمان، ویسے اردو تو تقریباً سب ہی سمجھتے ہونگے۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! لڑ غوندے غلط فہمی دہ، دا ترجمہ پہ اردو کتب کی پری خو دوی ہفہ ہید فون غونہ تہ نہ اچوی ہفہ د غونہ تہ اچوی نو خبرہ بہ حل کی پری خکہ چہ ترجمہ خو Already کی پری۔

جناب علی افضل خان جدون، سر! میری گزارش یہ ہے کہ ایوان کی یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر، وہ اردو کی بات تو نہیں کر رہے ہیں، وہ تو ہندکو کی بات کر رہے ہیں۔

جناب علی افضل خان جدون، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر کا زبان کے بارے میں یہ نظریہ نہیں ہے غالباً انکی ایک مشکل ہے کہ وہ اردو میں تقریر تو کر سکتے ہیں مگر وہ پشتو کی کچھ باتیں سمجھتے ہیں کچھ نہیں سمجھ سکتے تو اس صورت میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایوان کی کارروائی کو بہتر سمجھنے کے لئے انہیں سمجھا جانے۔ انہوں نے ہندکو کہا ہے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اگر یہ روز کی 'ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ یہاں زبانوں کے

جھگڑے بنتے رہیں ہمارا سب کا ایک صوبہ ہے ہمیں ایک دوسرے کی زبانوں کو سیکھنا بھی چاہیے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اُردو بھی آپ کی 'Proferntial' ترجیحی زبان آپ کی اُردو ہے یا انگریزی میں بھی بات ہوتی ہے کارروائی میں تو اُردو کا جہاں تک مسئلہ ہے تو اس میں آپ کے پاس یہ سسٹم ہے Translating کا سسٹم تو کم از کم جب تک وہ دوسری قرارداد پیش نہیں ہو جاتی ہے ہندکو کی اور وہ منظور نہیں ہو جاتی اور اس پر کوئی لائحہ عمل طے نہیں ہو جاتا تو میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ اُردو کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہے تاکہ معزز ممبر جو بات کہ سکیں وہ ان تک پہنچ سکے۔

جناب سپیکر، وہ تو باقاعدہ ہو رہی ہے۔ آپ ہیڈ فون استعمال کیا کریں ناں۔

جناب علی افضل خان جدوین؛ ہیڈ فون تو جناب ہیں ہی نہیں تو کہاں سے استعمال کریں۔ نہیں ہیں جناب۔ وہ Provide کریں۔ یہ سسٹم لگا ہوا ہے لیکن ہیڈ فون نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، اچھا ٹھیک ہے۔ I agree with you, in future اسی طریقے سے ہو گا۔

حاجی محمد عدیل؛ جناب سپیکر! میں آپ کی وسالت سے ایوان کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ 1991 میں پیر صابر شاہ صاحب نے ایک موٹن پیش کیا تھا کہ ایوان کی کارروائی ہندکو زبان میں بھی ہونی چاہیے۔ اس وقت کے سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں پیر صابر شاہ صاحب بھی اس کمیٹی کے رکن تھے۔ اس کمیٹی نے یہ رپورٹ دی تھی کہ چونکہ ہندکو زبان کی سکرپٹ کا مسئلہ ہے اور اس کی تحریر اتنی تیزی سے نہیں ہو سکتی جس تیزی سے رپورٹنگ کی جاتی ہے۔ اس لئے اسکی Translation بھی تیزی سے نہیں ہو سکتی تو اس کمیٹی کی رپورٹ جس میں پیر صابر شاہ صاحب اس کے رکن تھے تو یہ مسئلہ پھر ختم ہو گیا تھا۔ جب تک ہم ہندکو زبان کو ترقی نہ دیں اس وقت تک اس کی تحریر اور Translation کے لئے بہت مشکلات ہیں۔ تو بہتر یہ ہے کہ پہلے حکومت ہندکو زبان کو ترقی دے، اسکی تحریر کو ترقی دے، اسکی ٹرانسلیشن کو ترقی دے تو پھر اس کے بعد کوئی حرج نہیں ہوگا کہ اگر یہ بھی شامل کر لی جائے ان تین زبانوں کے ساتھ۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! وجیہ الزمان صاحب ہمارے ساتھ ایسے ہی پشتو بولتے ہیں جس طرح کہ ہم بولتے ہیں۔

جناب عبدالسبحان خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ قابل احترام سپیکر صاحب! نا مسئلہ خود ہی فون باندے حل شوہ نو بیا خواہ مخواہ پکنیں ہسے د پوائنٹ آف آرڈر مقصد محہ دے؟

جناب سپیکر: دا چل بتول دے سوالونو تہ جور دے چہ دا بتول پاتے شی او بزنس ہم بتول پاتے شی او تاسو بہ پہ دے ہندکو او اردو او پہ پینتو کنیں اینختی یی او زہ ہم چہ تھیک دولس بجے شی زہ بہ درنہ پہ ہفہ وخت پاسم او تاسو بہ کہ خیروی لار شے۔ مطلب ستاسو ممبران صاحبان نے او اوسہ پورے، یو وانی پہ پینتو نہ پوهیریم بل وانی پہ اردو نہ پوهیریم او بل وانی پہ انگریزی نہ پوهیریم او National hookup باندے خپلے خبرے راولی نو خما خیال دے چہ لہر مہربانی اوکری دے خپل کار تہ توجہ اوکری۔

ملک جہازیب خان: دے کنیں سر کوہستانی ہم شہ۔ دوی دے سر پہ کوہستانی کنیں ہم کوی کوہستانی خو بالکل نہ پوهیریم، نہ پہ اردو پوهیریم او نہ پہ انگریزی پوهیریم۔ دا ہم حقداران دی۔

Mr. Speaker: Honourable Najmuddin Khan MPA, to please ask his Question No. 56.

* 56 جناب نجم الدین، کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ (الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت دیر سے دروش (چترال) تک ہیلی کاپٹر سروس دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ (ب) اگر (الف) کا جواب اجابت میں ہو تو حکومت مذکورہ سروس کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار مہتاب احمد خان (وزیر اعلیٰ سرحد)، جواب (الف) جی نہیں۔ حکومت کو لواری ٹاپ کی بندش کی وجہ سے چترالی مسافروں کی مشکلات کا پوری طرح احساس ہوتا ہے مگر پچھلے سالوں کے تجربات کی روشنی میں اگر نجی فرموں سے ہیلی کاپٹر سروس حاصل کی جانے تو اس کا کرایہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ وہ مسافروں کی استطاعت سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دوسری صورت میں حکومت کو مالی امداد دینی پڑتی ہے جو کہ کروڑوں میں ہوتی ہے جب کہ حکومت شدید مالی بحران سے دوچار ہونے کی صورت میں قطعاً یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ تاہم پچھلے سال کی طرح خشکی کا راستہ چترال ارنڈ و براستہ کنٹر (افغانستان) نواں پاس پشاور روڈ مسافروں اور اشیائے خورد و نوش کی نقل و حمل کے لئے کھول دیا جانے گا۔ اور اس کے علاوہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو سختی سے ہدایات دی جائیں گی کہ وہ جلد از جلد لوری پاس کو کھولنے کے اقدامات کرے تاکہ مسافروں کی مشکلات پر قابو پایا جاسکے۔

(ب) جز (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔ تاہم جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ حکومت کے پاس اب کوئی ایسی تجویز نہیں ہے مگر حکومت اس بات کا اعادہ کرتی ہے کہ مسافروں کی مشکلات دور کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔ جس سے ہیلی کاپٹر سروس کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی اور کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پہلے کی طرح حکومت C-130 طیارے کا بندوبست کرے گی۔

جناب نجم الدین: سوال نمبر 56، د الف پہ جواب کہیں نے ورکری دی چہ لواری ٹاپ چہ کلہ بندشی نو خلقو تہ دیر مشکلات وی نن فرمونہ لہ چہ مونزہ د ہیلی کاپٹر سروس د پارہ کہ دغہ کوفو نو د خلقو نہ دیرے پیسے اخلی کہ حکومت د ہغے پروگرام کوی نو پہ کرورونو روپے خرچہ راخی۔ زہ عرض دا کوم چہ خما دے سوال سرہ مکمل اختلاف دے۔ زہ بہ پکینن یو دوہ خبرے اوکرم چہ دا دیرہ اہم مسئلہ دہ او قومی مسئلہ دہ۔ چترال ضلع تقریباً شپہر آتہ میاشتے Cut off وی۔ او د ہغے د وجہ نہ خلقو او مسافرو تہ دیر زیات مشکلات وی او اکثر پہ لواری باندے پیدل اواری

ہلتہ نو د ہغوی پکنی د دنیا خلق د دے لاسہ مرہ شوی دی - تیر حکومت د پاکستان پیپلز پارٹی حکومت ہلتہ یو ہیلی کاپٹر سروس مقرر کرے وو پہ ہفے کنی د خلقو نہ 350 روپے کرایہ اغستے کیدہ۔ او پہ ہفہ 350 روپو کنی بہ سالانہ تیس لاکھ روپی گورنمنٹ ورکولے - ورکولے او دے خلقو تہ د ہفے نہ دیر زیات سہولت جور شوے وو۔ د چہ دا کرورونہ روپی چہ نے لیکلی دی نا بالکل غلطہ دہ خما سرہ نا دے یو کاغذ شتہ جی چہ یوے کمپنی Offer کرے دے چہ زہ بہ 350 روپی کرایہ اخلم۔ خما توہیل د ہفے Responsibility ریست ہاؤسز د ہفے تول ورکول د ہغوی دا Offer دے ہفہ بہ زہ پہ خپلہ کوم او 30 لاکھ روپے ما لہ صوبانی حکومت سبسڈی راکوی خکہ چہ کہ سبسڈی نہ راکوی نو بیا بہ 700 روپی کرایہ وی - سر خما نا درخواست دے چہ د دوی دا سوال بالکل غلط دے - تیر ریکارڈ د راوغواری پہ ہفے کنی ہم 30 لاکھ روپی دی او اس Offer شوے دے پہ دے کنی ہم 30 لاکھ روپے سالانہ دی - او پیدل خی دے وانی پہ کابل باندے خلق خی - د چترالیانو بیخ بنیاد اووتو، بیخ بنیاد نے اووتو پہ کابل باندے چہ خی نو پہ لار کنی دوہ نیم زرہ بدمعاشانو پاتکونہ لگولی دی - پہ ہر خانے کنی د ہغوی نہ تیکس اخلی، اکثر خلق ترے تختوی نو خما دا عرض دے چہ نور دے د دے چترالیانو نہ، محضکال خو ایم این اے د مسلم لیگ راغلے دے، ایم پی اے ہم د مسلم لیگ راغلے دے - ہلتہ تیر وخت کنی شیرپاؤ خان د بجلنے منظوری کرے وہ - ہلتہ یو غت لانن، ہلتہ پہ ہفے لانن باندے اووختے دے، ستنے لگیدلے دی او شیر میاشتے او شوے چہ پہ دروش باندے بجلنی بندہ شوے دہ - بجلنی ہلتہ خلقو تہ نہ ملاویپی - خما دا عرض او درخواست دے منسٹر صاحب تہ چہ یا دے دا 30 لاکھ روپی د یو کمپنی Offer شتہ یو Clear cut offer دے، 30 لاکھ روپی د یو غت چترال ضلع د پارہ ہیخ مخہ شے نہ دے - دوی دے دا مقرر کری او کہ دغہ نہ کیپی

جناب عبدالسبحان خان، خہ جی۔

جناب نجم الدین : جی ما د رول 48 لاندے ونیلے دی چہ دا Discussion له
کیخودلے شی۔

جناب سید احمد خان، میں نجم الدین صاحب کا بڑا مشکور ہوں جی اس سلسلے میں تھوڑا
عرض کرنا چاہتا ہوں، شیرپاؤ صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں جی، چترال کے سلسلے
میں ہم آپ سے اور ہاؤس سے بھی یہ گزارش کرتے ہیں کہ یہ ایک سپیشل علاقہ ہے، بڑا
دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے۔ ابھی سر! اس مہینے میں اگر برف باری شروع ہو جائے
تو چترال سارے ملک سے کن آف ہو جائے گا جی تو اس سلسلے میں میں شیرپاؤ صاحب کا
بھی مشکور ہوں، نجم الدین صاحب کا بھی کہ انہوں نے بھی اپنے وقت میں کٹلی
کوشش کی تھی لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جس طرح کوشش کرنا چاہیے تھی

(تالیں)

تو اتنی نہیں ہوئی جی لیکن جو کچھ ہوا تھا وہ بھی صحیح ہے سر، لیکن فی الحال موجودہ
حکومت جو کوشش کر رہی ہے چترال کی آمدورفت کے سلسلے میں تو میں اس سلسلے میں
موجودہ حکومت کا بھی مشکور ہوں لیکن میں مزید عرض کروں گا جی کہ اس سال چترال کو
ملک کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں اور اس سلسلے میں، میں
صوبائی حکومت سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ چترال سے ڈائریک کٹر کے علاقے
چترال تک آمدورفت کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے بھی کوشش کی جائے جی
Otherwise سر! چترال میں بڑا مسئلہ Create ہو گا اور وہاں کمی اور دوسری اشیاء
خوردونوش کا مسئلہ تو ضرور پیدا ہو گا اس سلسلے میں، میں صوبائی حکومت سے ضرور
گزارش کروں گا اس بات پر میں نجم الدین صاحب کی تجویز کو یا کسی اور صاحب نے
کہا تھا کہ اس پر اگر Discussion ہو جائے تو میں بڑا مشکور ہوں گا آپ کا بھی اور
اس کے لئے کوئی موقع رکھیں جی۔ چترال اس ملک اور صوبے کا دور افتادہ اور پسماندہ
ترین علاقہ ہے اس ہاؤس میں ہر چیز پر اتفاق کے ساتھ Discussion ہوتی ہے اگر
چترال کے مسائل کے سلسلے میں اس طرح کی کوئی Discussion ہو جائے یا کسی

Resolution تک پہنچنے کے لئے کوشش کی جائے تو میں اس ہاؤس کا آپ کا بھی اور حکومت کا بھی مشکور رہوں گا۔

جناب نجم الدین : سر! خما عرض دا دے۔ خمونہ ایم پی اے صاحب وانی چہ زہ د موجودہ حکومت مشکوریم۔ دوی د مخہ شے مشکور کیری جی۔ خما عرض دا دے چہ بجلی ورلہ مونہ ورکے وہ، ہفہ دے حکومت بندہ کرے، ہیلی کاپٹر سروس مو ورکے وو او ہفہ نے ہم بند کرو جی۔ نوکری ورلہ نہ ورکوی ہر مخہ دیویلپمنٹ کارونہ پرے نے بند کری دی نو مشکور کیری خود ہفہ خبرے چہ چرتہ چا بہ مخہ کرے وی۔ د مخہ شی مشکورتیا کوی۔ (قطع کلامی)

جناب سیکر : جی ہفوی نوٹس ورکرو For discussion under Rule 48

جناب بشیر احمد بلور (وزیر قانون و پارلیمانی امور) : (On behalf of Chief

Minister) نہ جی مونہ جواب اوکرو بیا Discussion پہ دے مخہ کوؤ۔

حکومت نہ غواہی پہ دے Discussion مونہ دے باندے جواب کوؤ ورثہ

او ہفے نہ پس د مخہ شے Discussion دے۔ حکومت دا وانی چہ مونہ د دے

خبرے سرہ Agree کوؤ چہ ہلتہ لارہ بندی، ہلتہ حالات داسے دی مونہ

دا ہم وایو چہ دوی وانی چہ دا کرورونہ روپی، غلط وانی، مونہ ورثہ

وایو چہ دا 95، او 97، مونہ سرہ اوس ہم د یو کروور روپو بل باتے دے، د

C130 چہ ہفہ مونہ مرکزی حکومت تہ وئیلی دی چہ دا تاسو تہ مونہ

خواست کرے وو، ہفہ رانہ دا پیسے غواہی یو کروور روپے Already

صوبانی حکومت د ہفوی سرہ پہ دے Discussion کوی چہ مونہ ورکرو

کہ ورنہ کرو۔ دوی چہ کوم وانی چہ دیرش لکھ روپی ہفہ چہ ہر کال

صوبانی حکومت د ورکری نو مونہ خو دا کوشش کوؤ او دا ورسرہ پہ دے

فلور آف دی ہاؤس دا Commitment کوؤ چہ لہ حالات بنہ شی او پیسے

چہ، لہ دا Financial crisis کم شی نو انشاء اللہ دا بہ ضرور، ولے مونہ دا

پسماندہ علاقو سرہ، گورنمنٹ دا غواری چہ ہفوی تہ ہم دغہ شاتنے سہولیات ملاؤ شی کوم خمونڑ دے Settled areas تہ ملاویزی او دا د بجلی خبرہ کوی، ہفے کنیں د شون بجلی گھر چہ دے ہفے باندے کار شروع دے ہفہ لہ پارہ Special fund مونڑ د مرکز نہ ہم اغتے دے، صوبے ہم ورتہ Provide کری دی او دا Credit دے نہ اخلی چہ دا ہر کار دوی کرے دے۔ دا حکومت ہم کوشش کوی چہ کوم Uner developed علاقے دی، ہفہ Developed علاقو سرہ یو شان شی او ہفہ تاسو تہ پتہ دہ چہ خمونڑ Financially لہ غوندے حالات محہ بنہ شی، زہ ورتہ دا تسلی ورکوم چہ دا صوبانی حکومت چہ دے، دا بہ بالکل د دوی ہیلی کاپٹر خبرہ بہ ہم کوی او C 130 خبرہ بہ ہم کوی، او بیا ورسرہ مخنگہ چہ خمونڑ ورور اوونیل چہ اروندہ نہ، کنر نہ دا لارہ، دا ہم ورتہ تسلی ورکوف چہ حکومت د کنر او اروندو چترال پورے لارہ چہ دہ دا بہ ہم انشاء اللہ دے حالاتو کنیں Continue وی۔ نو دے کنیں اوس دوی محہ Discussion کول غواری؟

ملک جہانزیب خان، سر! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب نجم الدین، سر! دا لہ دوی ایئر چارٹر سروسز----- (قطع کلامی)

جناب سپیکر، دا جی لہ او گورنی چہ ہفوی پہ پوائنٹ آف آرڈر دی۔

ملک جہانزیب خان، زہ د نجم الدین خان متعلق دا عرض کومہ چہ نجم الدین خان ہم د دیر دے او زہ ہم د دیر یمہ او د چترال ایم پی اے پاسی ہفہ وائی زہ د خپل حکومت نہ مطمئن یم، او ہفوی وائی چہ تہ ولے دے حکومت نہ مطمئن نے۔ د دے زہ دا وضاحت کومہ چہ چہ کلہ د ہیلی کاپٹر سروس د دوی پہ گورنمنٹ کنیں شروع شوے وو نو دا تپوس د نجم الدین نہ اوکری چہ ہفہ تکت تاسو پہ محو بیا خرسولو۔ پہ دغہ کنیں د چترال سرے پہ دغہ سروس کنیں بیا تلے شو----- (تہمہ)

هغه تکت جی دوی هزار روپن ته رسولے وو۔ بلکہ زه عرض کومه
(قطع کلامی)

جناب نجم الدين، سر! زه د جهانزيب خان جواب ورکومه۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)
ملک جهانزيب خان؛ بلکہ جی زه عرض کومه چه دوی کومه بجلی ورکړے ده
چترال له، دروش له نه بجلی نه وه ورکړے، سيدها چترال ته نه ورکړے
وه هغه خانے کنښ ورکړے وه چه هلته گورنر هافس دے يا هلته چيف
منسټر هافس دے، په لاره کنښ چه محومره د چترال ايرياز راخی هغه د
بجلی نه محرومه وه - د دوی د ناقص کارکردگي، دغه وجه وه چه هغه
خلق راوتل هغه ستنے نه واچولے، هغه تارونه نه کت کرل هغه هر مخه نه
کت کرل - اوس خمونږ گورنمنټ هغه علاقے ته بجلی منظوری ورکړه۔ په
دے وجه باندے خمونږه ايم پی اے صاحب وانی چه زه د دے حکومت نه
مطمین یمه

جناب نجم الدين، سر! زه عرض نا کوم۔ - Personal explanation, sir,
خما عرض دا دے چه خما حکومت په هغه ټانم کنښ اتهاره کروږ روپو بجلی
ورکړے ده او نن د چترال هر بچی ته بجلی لپړی - خما په حکومت کنښ
په زیارت، په عشریت، په دروش کنښ ايم پی اے صاحب نه دلته ناست دے
پولونه لگيدلے دی، په دروش کنښ گرد سټیشن منظور شوه دے۔۔۔۔۔
(قطع کلامی)

جناب سپیکر، نجم الدين خان! نور کونسچنر به کول غواړی۔۔۔۔۔
جناب نجم الدين؛ صبر اوکړنی جی۔ زه عرض کومه، خما خبرے ته غوږ
کيږدی سر! خمونږ د ايم پی اے صاحب په ذهن کنښ يوه خبره پرته ده - دوی
وانی۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

ملک جهانزيب خان؛ د دوی په حکومت کنښ به نوکړنی به هم خرغيدلے۔ د
دوی په حکومت کنښ ستنے او تارونه تلے دی اوس هم پراته دی۔۔ (قطع کلامی)

پینبور کنس ناست وی او ہفہ مور نے ہلتہ پرتہ وی نو کہ دے تہ د سیاست نہ علاوہ ، د ہفے دلے یا د دے دلے، پہ دے نظر باندے دے سپیشل اوکتلے شی چہ د دوی د ہیلی کاپٹر سروس وو اوس موجودہ خو دا خبرہ شروع دہ چہ محومرہ ہیلی کاپٹر وو او محومرہ خمونرہ ورکو تے جہازونہ وو ہفہ خو درے ورخے پہ دے استعمالیل چہ چرتہ سینیتر دے، ہفہ راورہ چہ چرتہ ایم این اے دے ہفہ راورہ او دا خمونرہ ہلتہ چہ محومرہ خلق دی ---- (تالیں) ---- د ہفوی د پارہ دانسی کیدلے نو د دے پہ خلقو پہ حال باندے دے رحم اوکڑے شی او صرف د ہفے خلقو پہ غربت تہ دے اوکتلے شی او خصوصی د بتول ہاؤس د طرف نہ مونرہ خواست کوؤ چہ چترال یقیناً یو پسماندہ ضلع دہ او خبرو نہ علاوہ محہ عملی قدم واغستلے شی۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ (لیڈر آف دی اپوزیشن)، سپیکر صاحب! چونکہ داسے اعتراضات اوشو۔ دا بعض محیزونہ پہ توقو کنس نہ دی اغتسل پکار۔ د ہیلی کاپٹر سروس چہ شروع شوے وو نو د ہفے بنیادی مقصد دا وو چہ د دیر نہ بہ د ورخے درے یا مخلور Sorties بہ دروش تہ کیدل او ہفہ خلقو تہ دیر د دے سہولت وو۔ ہفہ د حکومت ہفہ دے چہ آیا اوس شروع کولے شی کہ نہ شی شروع کولے؟ خو دا خبرہ بالکل غلطہ دہ چہ ہفے کنس تکتو نہ پہ بلیک خرچیل ، دا بالکل غلطہ خبرہ دہ ، ہسے ناجائزہ خبرہ نہ دی کول پکار۔ دویم دا چہ د بجلی کوئے پورے خبرہ دہ نو نیشنل گرد چترال تہ Extend شوے دے، ہفے کنس کہ فرنٹنیر ہاؤس وو یا چترال میس وو ہفے تہ خو مخکنس نہ بجلی ملاویدہ۔ ہلتہ کلو تہ ، دیہاتو تہ بجلی ملاؤ شوے دہ - یو گرد سٹیشن ہلتہ جور شوے دے او د دروش دیرو کلو تہ پکنس بجلی ملاؤ شوے دہ نو مونرہ دا نہ وایو چہ محہ د دے کریدت چہ دے ہفہ عوام پخپلہ پوہیری چہ چا محہ کرے دی او چا محہ نہ دی کرے خو پہ دے سلسلہ کنس غلط Facts پیش کول، دا بہ حما التجاء وی چہ

داسے دِ نہ کیری۔ تھیک ده چه هه حقیقت وی رادِشی خو که د چا هه شکایت وی یا هغه وانی چه دا غلط شوه دے رادِ ولی د هغه د پاره چه کوم طریقہ کار دے هغه دِ اختیار کری، خو دے طریقے سره دغه نه دی کول پکار۔

وزیر قانون و پارلمانی امور، جناب سپیکر صاحب! خما ورور خبره اوکره چه لوکل کونسل هلته د چترال چه دے، هغه دیرش لکھه روپنی ورکری، او دا شے دے په هغه وجه، نوزه ورته دا انفارمیشن ورکوم چه هغوی یو چار لاکھ ستاسه هزار روپو بل ورکړے وو لوکل کونسل ته، چه کوم جهاز کوزیدود هغه عملے د پاره او د هغه ریذیدنس د پاره او د هغوی اخراجات د پاره نو هغه هم د پراونشل گورنمنٹ نه هغوی دیماند کرے دے۔ هغوی سره هم دومره پیسے نشته چه هغوی دا پوره کری - آفتاب خان محنگه اوفرمائیل چه یره دوی دا کارونه کری وو خو هغه قام اولیدل چه نن نیشنل اسمبلی او صوبائی اسمبلی ټول ممبران چه دی هغوی Treasury benches ته ناست دی نو په دے وجه دا موجوده حکومت هم کوشش کوی چه هلته علاقه ته بجلی اورسی - د هیلی کاپتر سروس هم، زه خو دا Commitment په دے فلور آف دی هافس کوم چه لږ حالات Financially بنه شی نو انشاء الله، مونږه هم د هغوی احترام کوو او د هغوی تکالیف هم مونږ ته معلوم دی او کوشش به کوو چه ورله سروس شروع کرو۔

Subject to the condition چه لږ خمونږ دا Financially relaxation اوشی۔

جناب نجم الدین، سر! چترال بندیری اوس۔

جناب بایون سیف اللہ خان، سر! مسنتر صاحب اوونیل چه لږ حالات بنه شی جی۔ دا حالات به کله بنه کیری جی۔ زه دوی نه دا پوښتنه کوم جی۔ یو کال نه خو ورته د سپریم کورټ Judgement حواله کرو، یو کال نه پروت

Which call for دے یو ہزار کروڑ روپنی خمونہ نقصان شوء دے -
 عوك نے غواری نه جی، چه غواری نو عوك نے ورکوی جی؟ دلته هم
 ددوی حکومت دے او سرچارچ ایند ایڈیشنل سرچارچ سپریم کورٹ فل
 بنچ، د هفے نه خمونہ صوبے ته ایک ہزار کروڑ نقصان شوء دے او کہ
 عوك ورکوی نه او عوك نے غواری نه نو عه اوکرو جی -

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، جناب سپیکر صاحب! عما دیر مودبانہ
 گزارش دے، دا اسمبلی چه ده دا خو لہ عه رولز به Observe کوف جی هله
 به اسمبلی چلیبری، کہ مونہ هر سوال باندے، خمونہ Discussion وی او
 هفے کنی یو بل ته بد رد ونیل وی او په هفے کنی هفہ دغه خبرے کول
 ویاو په هفے کنی عه د سری مرضی، دا خو عما په خیال چه مونہ به ترے
 قہوہ خانہ جوړه کرو۔ یو طرف ته خو مونہ وایو چه په تی وی باندے د
 خمونہ کوریج راخی۔ په تی وی به عه کوریج ورکونی؟ دا به عه وانی
 چه دوی یو بل ته دا کنخل کول، دا بدے ردے ونیلے، دا غلطے خبرے
 کولے چه عه په زرہ کنی راغله۔ یو وانی د فلانی خانے هفہ هفہ تلے دے،
 هلته کنی اسلام آباد کنی کوئی، هزاره کنی دا کوئی او بل وانی د فلانی په
 وخت کنی دا شوء دی او بل وانی د فلانی په وخت دا شوء دی او بل وانی
 فلانی په وخت کنی او هفہ معزز سرے پخپله ناست وی، ایکس چیف
 مسنتر هم ناست وی او خمونہ د چیف منسٹر خلاف خبرے کیبری یا دغه
 Discussion کیبری۔ یا خو د رولز کنی Amendment اوکرنی، بجائے د
 دے چه Questions وی نو د Question په خانے باندے یو یو سوال د راخی
 او په هفے پورا Discussion کونی او یا خو د Question خو چه عه طریقہ
 ده، Simple question د کیبری او د هفے به جواب کیبری او په هفے باندے
 ضمنی سوال کیبری او د هفے جواب کیبری جی په دے خو Discussion کول
 خو عما په خیال مناسب نه دی او په هر Question باندے دا تلخی پیدا کیدل

او دا قسم خبرے کول او دا سپیچونہ کول، دا خو بہ خما پہ خیال دا کارروانی بالکل بلہ طریقہ باندے خی۔

ملک جہانزیب خان؛ پواننت آف آرڈر سر! زہ خو صرف دا عرض کومہ ---

(قطع کلامی)

جناب سپیکر؛ ما خو ورثہ بار بار دا خبرہ اوکرلہ، اوس بہ ورثہ سوال اوکرہمہ چہ فتح محمد خان صاحب دا ریکویسٹ چہ کوم دے دا اومنی او مہربانی اوکرنی پہ دے باندے، بل رولز خو اوگورنی، رولز خو محہ، یا خو دا زہ اوس سارجنٹ ایت آرمز تہ اووایم چہ بعض بعض ممبران صاحبان دلہ نہ نے بہر اوباسہ، یا نے Suspend کرم، یا محہ، ہفہ خو بیا دے حد تہ خی نو دلہ خو کہ معمولی غونٹے کنیں محہ Factual کار ہم اوشی بیا ہفے نہ ہم وانی چہ دا سپیکر زیاتے اوکرو او پنبہ نے اوخولہ او "ہاتہ دکھایا اور پاؤں دکھایا" ہفہ ترے الٹا بیا دا تاثر اغستے شی، نو خما ہم مجبوری دہ او زہ بار بار دا ریکویسٹ کومہ۔ اوگورنی دا محومرہ Questions دی۔ دا تول اوس پاتیری، ولے چہ زہ بہ تھیک چہ سارے گیارہ بجے شی، پکار دہ چہ اوس بلکہ سوا گیارہ باندے زہ دا Question's Hour ختم کرم خو بیا ہم زہ پندرہ منٹ Grace ورکوم۔ پہ سارے گیارہ بہ زہ دا Questions ختم کرم۔ ستاسو نور دغہ تہ بہ خم۔

وزیر جنگلات؛ صرف دومرہ عرض کوم چہ تاسو Custodian یعنی، Custodian مطلب دا دے چہ کوم رولز دی، کومے قاعدے او ضابطے مونزلہ راغلے دی، د ہفے بہ تاسو تحفظ کونی جی۔ تحفظ کنیں کہ د چا ویستل غواریں کہ ہفے کنیں نور محہ کول غواری خو بہرحال د دے رولز بہ، یا بہ مونزلہ رولز کنیں Amendment کوفو چہ کوم شے غلط وی او پہ کوم طریقہ مونزلہ چلو ----- (قطع کلامی)

جناب سپیکر؛ فتح محمد خان! تاسو سرہ زہ بالکل اتفاق کومہ ----- (قطع کلامی)

وزیر جنگلات، او یا تاسو د هغه تحفظ کونی جی ----- (قطع کلامی)

جناب سپیکر، بالکل، بالکل مو درسره اتفاق دے، بالکل مو درسره اتفاق دے اوس زه خو بار بار دا وینا کوم چه د رولز پابندی کونی، د رولز پابندی کونی اوس دا تاسو چه کومه مشوره را کونی نو دا هم په رولز کینی نه راخی، ولے چه هغه پانم نے دغه کیږی، هم هغه شے ته راخی اوس شے دا دے چه یو سره پاسی په پواننت آف آرډر باندے نو I am bound to give him an answer. رولز دا دی، او ایم پی اے صاحبان هم د الله فضل دے ډیر اوبنیار دی که زه ورته وایم چه سپلیمنتری، نو وانی جی پواننت آف آرډر، یو لگیا وی، بل پکینی را اودانگی، صرف تاسو ته خما د طرف نه دا سوال دے چه مهربانی اوکړنی چه خپل قامی Interest ته اوگورنی چه دا ستاسو دومره بزنس پروت وی، هغه ته توجه ورکړنی او هر یو سره، او دا ستاسو یو خبرے سره مے دوه سوه فیصده اتفاق دے چه د خدائے خاطر اوکړنی، دا خبرے پریردنی چه هغه مخه کری وو او تا مخه کری دی- خپل کردار واضح کړنی چه زه به مخه کوم؟ زه به مخه کوم؟ دا یو خبره پریردنی --- (تایاں)--- دا عمر له دا راخی، ولے چه دا یو داسے سرکل دے، نن به محوک دلته وی یا به سبا هلته وی، سبا به هغه دلته وی، نو دا خبرے که د قوم مستقبل جوړه وی نو مهربانی اوکړنی په دے دغه باندے----- (قطع کلامی)

جناب فرید خان طوغان (وزیر بلدیات)، سپیکر صاحب! دا تاسو چه وانی کنه چه محوک به دلته وی، محوک به هلته وی، دے خائے نه هم خلق داسے راتلے شی، دلته تلے شی----- (قطع)

جناب سپیکر، بالکل، بالکل اتفاق مو دے درسره- په ورومے خل د دا دویمه خبره شوه- یو بی بی ونیلے وو چه ډیره بڼه خبره نے کرے ده، او دویمه دا شوه چه بڼه خبره د کرے ده، نو مهربانی اوکړنی- دا بڼه ماحول دے، په بڼه طریقہ نے اخلنی او دا یو بل سره Cross talking کینی چه دا پیغورونه چه

دی کنہ جی۔ اوس بہ یو بل شی تہ راخو، بی بی ناستہ دہ، خفہ کیپی دِنہ۔
 دا پیغورونہ د زانافو کار دے، مردانہ شی، سری شی سری ---- (تقمہ) --- د
 سرو غوندے کارونہ کونی۔ بالکل د زانافو کار مہ کونی۔ پیغورونہ مہ
 ورکونی۔۔۔ (تایاں / تقمہ)

ملک جہازیب خان : پواننت آف آرڈر سر۔ زہ خو معافی غوارمہ، زہ معافی
 غوارمہ جی خو۔۔۔۔۔ (تایاں)

بیگم نسیم ولی خان : زہ پہ پواننت آف آرڈر ولارہ یمہ۔ خما خیال دا دے چہ
 کہ دے خپلو ممبرانو تہ اوواہ چہ دا زنانہ چہ مہ کوی دا اوکری نو دیرہ بہ
 بنہ وی۔

جناب سپیکر: خبرہ بالکل بے باک دہ، دے کنس باک نشہ دے۔۔۔۔۔ (تقمہ)

جناب علی افضل خان حدون، یہ بات وہ جذبات میں کہہ گئے ہیں حالانکہ خود وہ بیگم
 صاحبہ کی قیادت کو مانتے ہیں، مگر تموڑی سی جذبات میں یہ بات ہو گئی ہے
 ملک جہازیب خان : پواننت آف آرڈر سر۔ مونرہ جی د دے ورور احترام
 کو ف۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب غنی الرحمن خان: جناب سپیکر! د دے ملک صاحب اود نجم الدین خان
 مہ ذاتیات دی دا 107 کنس چالان کرہ۔۔۔۔۔ (تقمہ)
 جناب سپیکر: کینی جی۔

ملک جہازیب خان: پواننت آف آرڈر سر۔

جارجی محمد عدیل : جناب سپیکر! پواننت آف آرڈر پر ہوں۔ جناب سپیکر! آپ نے جو
 ریمارکس دئے ہیں وہ Expunge کریں۔

ارباب سیف الرحمن خان: ہاں، بالکل۔ (تقمہ)

ملک جہازیب خان : زہ جی دا عرض کومہ چہ زہ د دے ورورنو احترام
 کومہ، د دے قائل یمہ، د دوی د شرافت ژبے جواب بہ مونرہ پہ شرافت کنس

تھیک شی۔ تاسو جهانزیب خان ته نصیحت کونی، نجم الدین ته هم نصیحت اوکرنی کنه جی چه ته هم لڙ طریقہ باندے، اول خان پوهه کره بیا راشه کنه جی۔

جناب سپیکر: نجم الدین خان! تاسو هم په نصیحت عمل اوکرنی۔ او جی۔

جناب نجم الدین: سر خما خپل Personal explanation دے جی۔ خما عرض دادے منسٹر صاحب خما مشر دے جی۔

Mr. Speaker: Please take your seat, please take your seat.

Honourable Baz Muhammad Khan MPA, to please ask his

Question No.101

* 101 جناب باز محمد خان، کیا وزیر اہل اینڈ جی اے ڈی صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ ہائی کورٹ بیچ ڈیرہ اسماعیل خان میں قائم کیا گیا ہے؟
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان ہائی کورٹ بیچ میں 65 فیصد سے زیادہ کیسز بنوں سے تعلق رکھتے ہیں؟
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ حکومت نے پندرہ دنوں کے لئے ہائی کورٹ سرکٹ بیچ بنوں میں قائم کرنے کا وعدہ کیا تھا؟
- (د) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اجابت میں ہوں تو کیا حکومت بنوں میں ہائی کورٹ سرکٹ بیچ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- سپر دار ہنٹاب احمد خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈیرہ اسماعیل خان ہائی کورٹ بیچ میں مقدمات کی تفصیل لف ہے۔

(ج) تحریری طور پر ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

(د) دستور پاکستان کے آرٹیکل 198 (4) کے تحت گورنر کابینہ کی منظوری اور

چیف جسٹس کے ساتھ صلاح و مشورے سے ہائی کورٹ سرکٹ بیچ کا قیام عمل میں لا سکتا ہے لیکن فی الحال صوبے کی معاشی حالت کے پیش نظر حکومت کا بنوں میں ہائی

ڪورٽ ٻيڻ قائم ڪرڻي ڪا ڪوئي اراده نهي.

جناب باز محمد خان: شڪريه محترم سپيڪر صاحب. محترم سپيڪر صاحب! دوي په دغه "ج" ڪنهن دا ونيلى دى "تظيلى طور پر ايسا ڪوئي فيصله نهي هو" سپيڪر صاحب! زه دير افسوس كوم چه داسه جواب نه راکرے دے. مونڙه دلته محترم اپوزيشن ليڊر شيرپاؤ خان ناست دے، دوي ته يوه جرگه راغله وه جي او هغه جرگه ڪنهن مونڙه ڊيره خلق وو په هغه ڪنهن تقريباً چاليس پچاس ڪسان، ٽول ڊبنون معززين شامل وو جي او دوي هم ڊيره مهرباني ڪرے وه مونڙه ته نه چيف سيڪريٽري، هوم سيڪريٽري، لاء سيڪريٽري، آنى جي پي، ڪمشنر بنون اوڊي آنى جي بنون، د صوبه دا ٽول سيڪريٽريان نه هغه ٽول افسران نه راته ڪنهنولى وو - خمونڙ خپل هه مطالبات وو هه ڊيمانڊز وو او په هغه ڊيمانڊز ڪنهن يو دغه هم وو چه هلته د دهانى ڪورٽ يو بينچ مقرر ڪرے شي، د پينخلس ورخو د پاره، او دوي هغه ڊيره مهرباني ڪرے وه هلته لاء سيڪريٽري ناست وو، سليم خان نه نوم وو جي، په هغه وخت ڪنهن هغه سيڪريٽري وو جي، نو دوي دا ونيلى وو چه پينخلس ورخه به بنون ڪنهن هانى ڪورٽ بينچ وي او پينخلس ورخه به ڊي آنى خان ڪنهن وي - اوس زه نه پوهيم جي دا دومره ڊير خلق چه ناست وي، دا سيڪريٽريان چه ناست وي او داسه خلق ناست وي چه هغه به په ليڪلو ڪنهن هه راخى او ڪه نه به راخى، لکه د هافس نن مونڙه دلته ڪنهن ناست يو جي، تاسو دلته ناست نهي نو زه نه پوهيم چه دا ليڪل تاسو ڪوئي او ڪه دا ليڪل تاسو نه ڪوئي او دوي دا واني چه دا ليڪل نه ڊي شوے نو زه دا واهم چه دا ڊيره غلطه خبره ده. دومره زيات افسران، دومره زيات خلق او چيف مسنٽر صاحب په هغه ڪنهن ناست وو، چيف سيڪريٽري صاحب ناست وو آنى جي پي صاحب ناست وو او لاء سيڪريٽري او ايس اينڊ جي اے ڊي سيڪريٽري ٽول ناست وو نو دوي واني چه تحريري هه آرڊرزنشته، دا

بالکل Clear cut order ہفہ کرے وو چہ پینگللس ورخے بہ پہ بنوں کئیں ہانی کورٹ بینچ وی۔ بل دا خبرہ دوی کوی چہ پہ "د" جز خبرہ کئیں دوی دا وانی چہ مونر سرہ ہفہ فند ہر وختے، او بدقسمتی دا دہ چہ د بنوں خبرہ راشی نو بیا د فند خبرہ ہر وخت کئیں دوی نا کوی۔ پہ دے بینچ باندے ہلتہ ہیخ خرچہ نہ راخی، مونر سرہ ہلتہ د ہانی کورٹ د ججانو د شایان شان یو ہال موجود دے "باچا خان ہال"، پہ ہفے کئیں ہر محہ شتہ دے دومرہ لونے ہال دے۔ د یو ہانی کورٹ د جج د پارہ یو بنہ د ناستی او د کورٹ د چلولو خانے دے۔ ہفے سرہ ہلتہ سرکت ہاؤس کئیں د دوی د Accommodation د پارہ خانے شتہ۔ د فند خو ہیخ پہ دے کئیں محہ Involvement نشتہ، ہیخ محہ خبرہ نشتہ دے چہ دوی اوونے چہ فند نشتہ یا دغہ نشتہ، نو خما دا ریکویست دے د حکومت پہ خدمت کئیں ستاسو پہ وساطت باندے چہ دا بینچ، چونکہ خمونر دیر زیات ضرورت دے او چہ د کوم دوی یو لسٹ ورکرے دے، زہ خو پہ یقین سرہ دا خبرہ نہ شم کولے چہ دا غلطہ دہ خو کہ تاسو چرتہ دا مرہانی اوکرنی او خما دا سوال د Law and Paliamentary affairs کمیٹی تہ تاسو Refer کرنی او پہ ہفے کئیں دا دغہ راولے، نو خما دا خیال دے چہ دا مونر تہ دا کوم Figures راکرے شوے دی، دا تھیک نہ دی جی۔ نو زہ دا درخواست کومہ چہ دے کئیں د فند محہ مسئلہ نشتہ دے۔ صرف دا دے چہ جج بہ کلہ ہی آنی خان تہ تلے شی، ہفہ خو ہسے ہم د دے خانے نہ خی۔ جہاز ہم ہلتہ خی، جہاز بنوں تہ ہم خی او خما دا ریکویست دے چہ دا بینچ مونر تہ پہ بنوں کئیں مقرر کرنی خمونرہ دیر زیات Criminal کیسز دی او دا آرڈر شوے دے، شیرپاؤ خان خودلتہ ناست وو اوس خو لارلو، زہ افسوس کوم، گنی دوی بہ دا اووانی چہ ما پینگللس ورخو د پارہ دوی تہ دا آرڈر ورکرے وو۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! چونکہ باز محمد خان چہ

کومه خبره اوکړه۔

جناب سپیکر، سپلیمنټری؟

جناب اکرم خان درانی، جی۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب اکرم خان درانی، دا حقیقت دے چه دا خمونږه یوه جرگه راغله وه په هغه کښ د باز محمد خان سره مونږ ټول په هغه جرگه کښ وو د بنو ټول مشران او ورسره د هر یو سیاسی پارټی مشر هم په هغه کښ موجود وو نو مونږ چه راغلو باز محمد خان د هغه وضاحت اوکړو، آفتاب خان مهربانی کړه وه او مونږ ته نې د دے صوبے هغه ټول سیکرټریان چه د دے سره Connect وو هغه کینولی وو او مونږ خپله هغوی ته گزارش پیش کړو نو هغوی مونږ سره دا فیصله اوکړه، او، بالکل په هغه وخت باندے، لکه په یوه خبره چه دلته خمونږ د پښتو یوه جرگه اوشی او دعا پرے اوشی نو په هغه خبره کښ هیڅ قسم شک نه وو پاتے شوه۔ نو باز محمد خان خبره اوکړه حقیقت دا دے چه مونږ سره هال هم شته او د هال سره دوه فرسټ کلاس کمرے هم شته هغه یو ریست هاوز غونډے دے، د دے هال سره بالکل Connect دے نو یوه پیسه هم د گورنمنټ نه پرے نه راخی او که صرف دا مهربانی اوکړلے شی چه دا جواب دے باز محمد خان خو دیر په عجیبه انداز باندے اووے، خو زه به په دے انداز باندے اووایم چه دا جواب بالکل تهیک نه دے لکه دا مونږ ته غلط ملاو شوه دے چه دا کوم دوی هغه د کیسز مخه دغه کړی دی، هغه په دے باندے نه دی خو چونکه د کوم خانے نه چه راغله دے هلته به د خلقو ورسره لږه همدردی غونډے وی او خما هم دا ریکویسټ دے که دا د لاء پارلیمانی آفیسر کمیټی ته جی لارشی او مونږ هلته هیڅ قسم، د گورنمنټ په دے باندے خرچه نه راخی۔ نو مونږ به د دے هاوز او د گورنمنټ دیر مشکور یو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : (On behalf of Chief Minister) جناب سپیکر صاحب ! باز محمد خان او درانی صاحب چه کوئے خبرے اوکرلے دوی ته صرف دا یادداشت ورلہ ورکوم چه دا اسمبلی، دا دلته گورنر صاحب ناست دے دلته هانی کورٹ دے۔ دا خو یو محو کالہ مخکنیں مونہ بتول خلق لاهور ته تلو او یو یونٹ وو، نو هغه وخت کنیں هم دوی ته دومره تکلیف وو خو مونہ خلق پہ دے نه پوهیرو چه I think Rome was not built in a day. دا بتولے خبرے خو یو ورخ کنیں نشی کیدے۔ دا هم د باچا خان او د هغوی د ملگرو یو جدوجہد وو چه نن یونٹ مات دے دلته اسمبلی هم دی، او دلته هانی کورٹ هم دے، او گورنر هم ناست دے او سیکرٹریٹ هم دلته دے۔ سپیکر صاحب ! دوی اوونیل چه دا غلط دی او دا دے لاء دیپارٹمنٹ ته دِ واستولے شی نو نا چه کوم جواب راغله دے، دا لاء دیپارٹمنٹ والا پخپله دا رالیہ لے دے چه یرہ دومره کیسز دی هلته، دا کیسز بالکل تھیک دی، نه دغه دے، هغوی رپورٹنگ مونہ نه غوبنتے دے او مونہ رپورٹنگ کرے دے چه دا چه کوم د دوی کیسز دی نا کیسز تھیک Mention شوے دی، دوی وانی چه 165 کنیں خمونہ 65% کیسز د بنوں دی زہ دا وایمہ چه پہلا دا جور دے، خمونہ پشاور ڈویژن وو، بیا هزارہ ڈویژن وو، بیا ملاکنڈ ڈویژن وو او بیا دی آنی خان ڈویژن وو۔ لا اوسه پورے ملاکنڈ ڈویژن کنیں هانی کورٹ نشته چه کوم زور ڈویژن دے، نا نوے ڈویژن جور دے دوی تک د وارہ مخکنیں خو خالی نے ونیل چه ڈویژن جور کرنی، کمشنر رالہ راکرنی محنگه چه اوس دوی وانی چه خالی دی سی رالہ راکرنی، ایس پی راکرنی، ایس پی او دیس سی لارشی بیا دوی نور دیماند شروع کری، د بتولو نه مخکنیں حق چه دے هغه د ملاکنڈ ڈویژن دے، ولے چه هغه زور ڈویژن دے، هفے له اوسه پورے مونہ هانی کورٹ بینچ، سرکت بینچ نه دے ورکرے نو دوی محنگه دا نوے نوے

بینچونہ غواری۔ دوی تہ دا خواست کوم چہ حکومت کوشش کوی خو تاسو تہ پتہ دہ چہ دا ہر خانے تہ، سپریم کورٹ ہم د سب اوگرخی او وانی چہ د سپریم کورٹ کیسز پینورکنیں کم دی دیرو تہ د لارشی۔ نو دا خو بہ خوامخواہ خلق دا تکلیف کوی چہ ہانی کورٹ ہم خانے خانے تہ لارشی، سب بہ مونر وایو چہ سپریم کورٹ ہم دے تہ لے صوبے تہ د راشی نو د دے خپلہ یو طریقہ دہ، یو قاعدہ دہ چہ ہر خانے کنیں ہانی کورٹ او سپریم کورٹ نشی تہ۔ تاسو خیال شتہ دے چہ سپریم کورٹ چہ دوی دا بینچونہ جور کرل، ہفے باندے ہم خلقو اعتراض اوکرو چہ سپریم کورٹ یو خانے کنیں پکار دے نو دغہ شانے ہانی کورٹ At present حکومت بالکل دا نشی کولے چہ بنوں تہ د سرکت بینچ یا ہفہ د ورکری چہ کومہ پورے دا حالات داسے وی۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! زہ نمستر پہ دے دغہ باندے چہ بنوں کنیں بینچ نشی کیدے، ہر خانے کنیں کیدے شی او بنوں کنیں نشی کیدے او دوی دیر پہ سختی سرہ دا خبرہ کوی او زہ پورے احتجاج کوم پہ دے خبرہ باندے جی چہ پہ بنوں کنیں ولے نشی کیدے؟۔ (قطع کلامی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہر خانے کنیں نشی، وایمہ چہ کوم زور دویژن دے، پکار دہ چہ ہلتہ کنیں، مونر ہفے تہ اوسہ پورے نہ دی ورکری نو مونر ہننگہ بنوں تہ بہ ورکرو، حق دے وخت کنیں د ملاکند دے، ولے چہ زور دویژن ملاکند دے او تہ لولہ نہ لویہ علاقہ ہم د ہغوی دہ، تہ لولہ نہ زیات پاپولیشن ہم د ہغوی دے او ہلتہ لا تراوسہ پورے نہ دے شوے نو دا بنوں تہ بہ ہننگہ دا دویژن بینچ مونر ورکوف، ہفہ ہم مونر نہ شو ورکولے ملاکند ہم مونر لانہ شو ورکولے۔

جناب باز محمد خان : مونر جی دا سوال نہ دے کرے چہ مونر تہ دے فل دغہ راشی۔ مونر صرف دا سوال کرے دے، دا درخواست کوف، دا ریکویسٹ کوف چہ پینجلس ورخے او دا گورنمنٹ، یوگورنمنٹ راسرہ منلے دے، داسے نہ دہ چہ گورنمنٹ راسرہ منلے نہ دے۔

جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک)، جناب سپیکر صاحب ! باز محمد خان ہم خبرہ اوکرہ او منسٹر صاحب ورلہ جواب ورکرو او درانی صاحب ہم پہ دے خبرہ اوکرہ۔ داسے بتولے مسئلے چہ کومے دی لکہ دسترکت د پارہ کسان پاسیدل، ہفہ اوونیل چہ دے کنیں دی سی راکرنی اود ہفہ خانے د ختمولو یاد نہ ختمولو، د دے کارنتی ہم راکرنی نو دا داسے مسئلے دی چہ باز محمد خان چہ کومہ خبرہ کوی دا ہم د خلقو د سہولت د پارہ دا خبرہ کوی او دا حکومت چہ ناست دے نو دا ہم د دے د پارہ ناست دے چہ د خلقو کوریتہ سہولت اورسوی۔ منسٹر صاحب چہ کومہ خبرہ کوی د ہفوی د صوبانی حکومت چہ کوم مشکلات دی نودا بتول مشکلات نے ہم ورتہ پیش کرل کہ بیا ہم باز محمد خان پہ دے نہ مطمینن کیری نودا چونکہ د چیف منسٹر صاحب سرہ د دے تعلق دے نو زہ بہ تجویز دا اوکرہ چہ دا دے ہفہ کمیٹی تہ لارشی او ہفہ د Thoroughly check up کری او بیا داوگوری او بیا دے نے راوری۔ نو پہ ہفے باندے بہ دا ممبران صاحبان ہم راشی، دوی Arguments ہم پہ خانے دی، خکہ چہ کہ ہر خانے کنیں کیدے شی نو پہ بنوں کنیں ولے نشی کیدے؟ نودا بہ ہفہ خانے کنیں ورتہ اوبانی نوخما دا خیال دے چہ دا سوال د کمیٹی تہ لارشی۔

وزیر قانون، سپیکر صاحب ! زہ لڑ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے دا خبرہ Clear کوم چہ ما دا نہ دی ونیلی چہ ہر خانے کنیں کیدے شی او بنوں کنیں نشی کیدے۔ ما دا عرض اوکرو چہ زارہ دویشن چہ دی، ہفہ مخلور دی، یو پیسور دویشن، یوہزارہ دویشن، یوملاکنڈ دویشن او یو دیرہ دویشن۔ دیرہ

دويزن ڪنڻ ڇهه ڏينهن، ٻينهن ڏينهن ڪنڻ ڇهه، هزاره ڏينهن ڪنڻ ڇهه او ملاڪند
 دويزن ڇهه زور ڏينهن ڏهه هلته هم لا مونڙ بينچ، دا ما Arguments د پاره
 اوونيل ڇهه هلته ڪنڻ هم مونڙ لا اوسه پورے Arrangement او نه ڪرے شو
 نو مونڙ به -----
 (قطع ڪلام)

جناب سپيڪر، د دوي مطلب دا ووڪنه جي ڇهه بنون په هغه ---- (قطع ڪلام)
وزير قانون و پارليامني امور، نو مونڙ به د بنون په دويزن ڪنڻ به مڃڻه دا دغه به
 هلته ڪولے شو۔ په دے وجهه دا خبره مے اوڪرہ، داسے نه ڇهه زه وایم ڇهه يره
 هر خانے ڪنڻ اوشی او بنون ڪنڻ اوشی۔

جناب اکرم خان دراني، جناب سپيڪر صاحب! بشير خان صاحب خمونڙ خوب
 رور دے۔ حقيقت دا دے مونڙ د ده نه داسے الفاظ چرته هم نه دی اوريدلی
 لکه نن ڇهه ده کوم دلته اظهار اوڪرو۔ د دوي خومڃڪنڻ د باچا خان صاحب
 خبره اوڪرہ حقيقت دا دے ڇهه مونڙ د هغوی هم مشڪوريو ڇهه د ون يونٽ
 ختمولے د پاره نے خبره ڪرے ده او دوي خوڇهله لکه هر خانے ڇهه خي نود
 ده خپل الفاظ دا دی ڇهه مونڙ دا انصاف د هرڇا ڪورته اوسولت د هرڇا
 ڪورته رسوؤ نو که مونڙ په خپل ڪورڪنڻ سولت غوارو نو پکار دا دے ڇهه
 هغه د ده ڇهه کوم الفاظ دی او دے په هره جلسه او په ميٽنگ ڪنڻ ڪوی۔
 مونڙ خواهه خبره دلته ڪرے ده نو ده حق دا نه جوڙيڙي ڇهه يره دے مونڙ
 ته داسے جواب راکري ڇهه دا په بنون ڪنڻ نشي ڪيدلے، زه يوشے Explain
 کومه ڇهه مونڙ دا نه دی ونيلے ڇهه مونڙ سرڪٽ بينچ غوارو۔

جناب سپيڪر، خدا خيال دے دا نے نه دی ونيلي ڇهه بالکل نشي ڪيدے۔ دا وانی
 ڇهه هغه به وخت اخلي۔

جناب اکرم خان دراني، بيا جي دا خدا ڏيئاند دے ڇهه که چرته خدا د ملاڪند
 رور دا ڏيئاند اوڪري نو زه د هغه سره هم اتفاق کومه خو چونکه خدا ڏيئاند
 دے د ده، لکه د ملاڪند خبرے په دے ڪنڻ راوستلے دی، دا په دے موقع باندے

لکه عه داسے خبره نه ده او مونږ دا نه دی ونیلے چه مونږ سرکت بینچ
 صرف پندره دن دے، په بنوں کښ، مونږ هغه پوخ داسے نه غوارو خو
 دیوتی ده لکه دے خانے نه چه محوک خی هغه به پندره دن په دی آنی خان
 کښ خپل سروس اوکری، هغه نه به پندره دن په بنوں کښ اوکری نوکه
 چرته داسے جواب وی د دے اسمبلن نو دا خو خمونږ یقیناً احتجاج دے په
 دے باندے او دا خو دیر----- (قطع کلام)

جناب باز محمد خان : مونږه خو دغه غوارو لکه مخنګه اکرم خان خبره کوی
 چه پینخلس ورخو د پاره د راشی، دا فیصله شوے ده عه داسے خبره مونږه
 نه کوفو چه د دوی نه نور غوارو او خبره به هم، د دے فرید خبرے ته راشو
 چه کمیټی ته به نه حواله کری جی او کمیټی د پرے فیصله اوکری چه که
 بنوں د دے قابل نه وی، بنوں د دے حق نه لری نو بے شک هغه د نه شی او یو
 کمیټی ته دے حواله کری۔

وزیر بلدیات و خوراک : حکومت ته هیڅ اعتراض په دے خبره نشته دے چه
 دا د کمیټی ته حواله شی۔

وزیر قانون و پارلمانی امور : جناب سپیکر صاحب ! زه وایمه چه دا د کمیټی ته،
 ما خو جواب اوکرو او خما جواب چه دے، زه په دے Insist کوم چه دا دے
 ولے کمیټی ته حواله شی ؟ ما سره د خبره اوکری، زه دا وایمه چه دا ملاکنډ
 دویژن دا هزاره دویژن، مونږه اوسه پورے ملاکنډ ته نه دے ورکړے چه
 هغه زور دویژن دے نو دا بنوں دویژن اوس جوړ شوے دے، دے ته مونږ
 مخنګه ورکړو، د حکومت سره دومره گنجانش نشته چه هغه نوے سرکت
 هافس یا هفلته د سرکت بینچ د ورله ورکړی۔

جناب باز محمد خان : جناب سپیکر صاحب ! مونږ خو دا نه وایو چه ملاکنډ ته د
 نه ورکوی ملاکنډ ته د ضرور ورکړی چه هغه حق لری جی که ملاکنډ
 دویژن ملگری د دے دیماند کوی یا ضرورت نه محسوس کوی نو بیا د بالکل

ورکړے شی خو که مالکنډ ډویژن پخپله نه غواړی نو مونږ به ونیلے شو،
 مونږ خو د بنو ډویژن د پاره دا خپل حق غواړو او سوال کوفجی،
 Request کوف، بشیرخان ته هم Request کوف او گورنمنټ ته هم او چیف
 منسټر ته هم Request کوف چه مونږ ته د نا راکړی- او دا داسے خبره مونږ
 نه کوف چه د دوی نه نے غواړو- دا خو تیر شوے گورنمنټ مونږ ته راکړے
 ده او تیر شوے گورنمنټ خمونږ سره منلے ده او زه به تاسو ته دا لست
 درکړم چه دا سیکرټریان ټول ناست وو، آنی جی پی، کمشنر بنو، دی آنی
 جی بنو ناست وو او د ټولو سیکرټریانو مخامخ دا خبره یو وزیر اعلیٰ
 کړے وه او دا نے آرډر کړے وو چه د پنخلسو ورځو د پاره دا دغه کړنۍ-
 اوس خمونږه دا حق تلفی کیږی- نو په دے باندے مونږه بالکل احتجاج کوف-

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب زه دوی ته دا عرض کوم او
 زه دوی ته بیا وایم چه حکومت بالکل په دے کښ نه دے چه دوی ته چه دا
 کوم پرابلم دے نو حکومت دا غواړی چه دا پرابلم حل شی، خو خمونږ سره
 په دے وخت کښ حالات داسے دی چه مونږ دا نه شو کولے خو بیا هم د دوی
 دا خبره چه ده، دے خوا مخواه کمیټی ته حواله شی نو حواله د شی مونږ ته
 هیڅ اعتراض نشته-

وزیر جنگلات، باز محمد خان چونکه اوفرمائیل چه که مالکنډ ډویژن والا نے
 غواړی، د مالکنډ ډویژن والا خو دا ډیر د مخکښ نه ډیمانډ دے چه مونږ ته نے
 راکړنۍ- هلته کښ راشی خو لکه دوی چه مخکښ خبره اوکړه به
 Constraints دی د مالکنډ ډویژن والا خو د ډیر وخت نه د دے ډیمانډ دے که
 کیږی نو-

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! مالکنډ ډویژن والا خو خمونږه
 ورونږه دی او که دوی دا غواړی نو مونږه د هغه د پاره وایوچه دوی له نے
 هم ورکړنۍ-

جناب عبدالسبحان خان، د مردان دویژن متعلق ستاسو مخه خیال دے؟ سر مردان دویژن د آبادنی پہ لحاظ سره، کہ چرے فرض کره نا کمیٹی ته خی نو بیا د مردان دویژن هم حواله شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 101 may be referred to the Standing Committee of S&GAD?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Question is accordingly referred to the Standing Committee. Honourable Najmuddin Khan, MPA to please ask his Question No. 103.

* 103 جناب نجم الدین، کیا وزیر ایس ایٹم۔ جی۔ اے ڈی صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے تبدیلیوں اور بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو دیر سب ڈویژن کے اسسٹنٹ کمشنر اور ای اے سی کی تبدیلی کی وجوہات جانی جائیں؟

سردار ممتاز احمد خان (وزیر اعلیٰ)، (الف) جی ہاں، لیکن تبادلوں پر سے اب یہ پابندی اٹھائی گئی ہے۔

(ب) اے سی اور ای اے سی کی تبدیلی عوام کے مفاد عامہ میں مجاز اتھارٹی کی منظوری سے کی گئی ہے۔

جناب نجم الدین، سر دے جز "الف" کنیں لیکلی دی چہ مونڑہ د تبادلوںہ پابندی اوچتہ کرے دہ۔ یو طرف تہ چہ نا خلق اکثر چہ ورخی نو د دوی نہ تپوس کوی نو دوی وانی چہ پابندی دہ او د دے د پارہ بہ Summary put up کیڑی۔ نو آیا زہ د منسٹر صاحب نہ نا سوال کوم چہ نا پابندی اوچتہ شوہ اوکہ نہ؟

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر! ہسے ما وے چہ د کلہ نہ آفتاب
خان تلے دے نو Volume کمزورے شو جی یا بہ ستاسو ہفے نصیحت بہ پرے
اثر کرے وی۔

جناب سپیکر: پہ یوہ کنیں ہم درنہ محوک نہ خلاصی پی --- (تہتے)

جناب ہمایون سیف اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر سر! اوس جی دا دیر بحثاوشو
I will take you, to Article 198 of the On High Court Constitution of Pakistan, that Peshawar High Court shall have
a Bench each at Abbottabad and Dera Ismail Khan and the

High Court of Baluchistan. او بلوچستان مخکین دے، دیرہ
It part of the اسماعیل خان، ایبٹ آباد او پشاور، دا د آرٹیکل 198 لاندے
Constitution خما بہ دا رائے وی او زہ بہ دے خپلو ملگرو تہ دلته اووایم
چہ Change for the Constitution اوکری او کہ بنوں کنیں کوئی یا کہ پہ
It's part of the Constitution مالاکند یا پہ کوہاٹ کنیں نے کوئی

جناب باز محمد خان، ہمایون خان داسے خبرہ کوئی چہ ہفہ خبرہ تیرہ شوے
دہ او دوی نے اوس کوی دھفے پہ بارہ کنیں خو یوہ فیصلہ او شوہ جی۔

Mr. Humayun Saifullah Khan : You can not do it here sir

جناب اکرم خان درانی: پہ ہفے باندے خو یوہ فیصلہ او شوہ او کمیٹنی تہ
حوالہ شو جی۔۔۔۔۔ (تہتے)

جناب ہمایون سیف اللہ خان، نہ جی کمیٹنی تہ کیدے نشی جی You have
a Constitution, sir, 198 دا خواو گورنرے سر، Constitution خبرہ دہ
جناب سپیکر: دا کوم Clause دے۔

Mr. Humayun Saifullah Khan: You have a Constitution 198,

دا خواو گورنی سر د Constitution خبرہ دہ۔

جناب سپیکر، کلاز نے او وانی جی کوم کلاز دے؟

Mr. Humayun Saifullah Khan: Article 198 clause (3)

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ہمایوں سیف اللہ خان: یرہ دا واورنی داد Constitution خبرہ

دہ، گپ نہ دے، د ہر محہ نہ مو گپ جو رکڑے وی - The Lahore High

Court shall have a Bench each at Bahawalpur, Multan and

Rawalpindi, The High Court of Sind shall have a Bench at

Sukkur, The Peshawar High Court shall have a Bench each at

Abbottabad and Dera Ismail Khan and the High Court of

Baluchistan shall have a Bench at Sibi.

جناب سپیکر، اوس زہ درتہ وایم جی، اوگورنی یو منت جی ----- (قطع کلامی)

جناب عبدالسبحان خان: ہم پہ دغہ کین دے (6) اوگورنی

جناب سپیکر، واورنی جی Each of the High court واورنی جی

مخکنے واورنی (4) اوگورنی Each of the High Court may have

Benches at such other places as the Governor may determine

on the advice of the Cabinet and in consultation with the

Chief Justice of the High Court. نُؤُولَاتُقْرُبُوَالصَّلَاةِ وَلَا قَصَهُ مَه

کونی جی، مخکنیں ورسرہ گورنی جی

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب نن سبا خو ہمایوں سیف اللہ صاحب تش

پہ "نا" باندے نے خله اغو بنتے دہ، چہ ہر شے راخی نو دے وانی چہ "نا"

جناب اکرم خان درانی، خما خیال دے ہمایوں خان پہ دے وجہ باندے

پاغیدو چہ دھفوی دا خیال وو چہ تر اوسہ پورے شوے ولے نہ دے اودہ

مقصد داوو چہ دا پکار وو چہ مخکنیں شوے وے --- (تہتے)

جناب سپیکر، جی، دا جواب ورکرنی جی آنریبل منسٹر جی،

وزیر قانون و پارلیمانی امور، مسٹر سپیکر صاحب! نجم الدین صاحب چہ مخنگہ خبرہ اوکرہ دا مونہہ Amended reply نن تقسیم کرے دہ او پہ دے کنیں دا لیکلی دی چہ "لیکن جہاں تک تینتاں یا تبادے اگر ازہ ضروری ہو اور عوام کے علا میں ہو تو مجاز اتھرائی کو تبادے کرنے کا اختیار ماصل ہے" نو پہ ہفے کنیں دا دی چہ مونہہ Law and order situation ہم گورو او د Officer's efficiency ہم گورو نو د ہفے پہ وجہ باندے ترانسفر چہ کیپری نو دا S&GAD د Chief Minister's portfolio دے او Cabinet decision چہ دے نو ہفہ چیف منسٹر ہر وخت Relax کولے شی او پہ ہفے وجہ باندے د حالاتو تقاضا، Efficiency of the officer and law and order situation of the

area د ہفے نہ پس ہفونی کری دی او د دے دوہ کسانو دوی دغہ کرے وو چہ ولے ترانسفر شوی دی نو Because of their efficiency او د چیف منسٹر پہ خپلہ Prerogative وو او ہفوی پہ ہفے باندے کرے دے پہ دے کنیں خما خیال دے داسے Objection والا محہ خبرہ نشہ۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب د دوی پہ دے جواب کنیں او پہ Written جواب کنیں خو دیر لونے فرق دے۔ تاسو دا "الف" او گورنی۔

جناب سپیکر، دوی Amendement distribute کرے دے، نا چونکہ مخکنیں دوی ورکے وو او بیا وروستو نے دا کرے دے او Permission نے اغتے دے۔

جناب پیر محمد خان، دا اولنے جواب غلط دے۔ دا خود دے ہاؤس سرہ دوی Foolings کوی چہ یوہ ورخ یو شان جواب ورکوی او اصل جواب بل شان وی۔

جناب سپیکر، دا پہ اصل کنیں دا جواب دیر مخکنیں راغلے وو او زور Question وو دہفے دوی بیا Permission اغتے وو

وزير قانون و پارلياماني امور، دا دير زور Question وو او دا تقريباً د شپږ

مياشتونه مخکښ Question وو، نو په دے وجه باندے

جناب سليم سيف الله خان، خما هم يو Question دے جناب سپيکر، نن چه کوم

د ملک حالات دي او وزير صاحب هميشه په جواب کښ دا وائي چه پيسے

نشته او خزانه خالي ده، دا نه شو کولے، هغه نه شو کولے نو د يو صوبے

وزير اعلى آيا -----

جناب سپيکر، تاسو په پوائنټ آف آرډر خبره کوي؟

جناب سليم سيف الله خان، نه جي Supplementary Question کوم

جناب سپيکر، خه په هغه سوال کښ

جناب سليم سيف الله خان، په تبادلو باندے، زه صرف دا Question کوم،

وزير صاحب د وزير اعلى په Behalf باندے جوابونه ورکوي چه----

Mr.Speaker: You are on a supplementary?

Mr.Salim Saifullah Khan : Supplementary Sir, My

supplementary question Mr.Speaker is, چه دا د وزير اعلى کار دے، دا

تبادلے کول او نه کول؟

وزير قانون و پارلياماني امور، سپيکر صاحب دا د وزير اعلى په وينا باندے، او تبادلہ

خو هميشه سيکرٽري کوي، سيکرٽري ايس ايند جي اے دي کوي يا

د هر يو ديپارٽمنٽ سيکرٽري يا يو XEN به وي - د وزير په وينا به

سيکرٽري کوي، د گريد پورے خبره ده، داسے نه ده چه د يو چپراسي

فيصله به هم چيف منسٽر، فيصله سيکرٽري کوي او دا خما نه زيات خما

خيال دے سليم خان پوهيزي خو فيصله پوليتيکل سرے به کوي چه کوم

سرے کوم خانے کښ صحيح کار کولے شي او کوم سرے Efficient دے

Law and order situation کوم خانے کښ تهنيک دے کوم خانے کښ خراب

دے نوہفہ فیصلہ بہ چیف منسٹروانی او کوی بہ سیکرٹری ایس ایند جی
اے دی، او پہ دغہ حساب سرہ بہ نے چیف سیکرٹری کوی۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب کہ د معمولی نوعیت د ترانسفرو
ضرورت راشی نوہفہ Relaxation بہ محوک ورکوی، د استاذ راغے یا د
کلاس فور راغے یا بل داسے چہ ہفہ د گریڈ 16 نہ لاندے وی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، دا بہ Head of the Department کوی دا دومرہ
مسئلہ نہ دہ

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کیں ہیں۔
جناب ارباب محمد ایوب جان خان نے 21/11/97، جناب محمد ہاشم خان صاحب آف دیر

Is it the desire of 21/11/97 اور جناب احمد حسن خان صاحب 21/11/97
the House that leave may be granted to the honourbale

Members?

(The motion was carried)

Mr.Speaker: Leave is granted, to the honourable Members.

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)، سپیکر صاحب! ما یو عرض کوؤ چہ کلہ
تاسو، مونہ پہ دے "محمد ہاشم" نوم باندے دوہ کسان یو کہ تاسو خما د نوم
سرہ پارٹی واین نو لہر خلق بہ مو پیژنی پہ تیرو ورخو کنیں پہ اخبار کنیں
داسے یو دغہ راغلے وو۔

جناب سپیکر، ما ورسرہ دیر اووے جی، دیر مے خکہ اووے او ستاسو د کلی
نوم مے خکہ وانہ غستوچہ ہفہ پرازا (دے لہر خطرناک غوندے نوم دے۔

جناب محمد ہاشم خان، نہ جی، د کلی نہ پارٹی نوم ورسرہ واین دا بہ لہرہ
آسانہ وی، تیر شوے خل ہم بیا مسئلہ وہ۔

تخاریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Khurshid Azam Khan, MPA to please move his

Adjournment motion No 134. Mr. Khurshid Azam Khan, MPA,

جناب خورشید اعظم خان، شگریہ جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جانے اور وہ یہ ہے کہ میرا حلقہ نیابت پی ایف - 37 - حویلیاں موضع رانی محلہ عباسیاں رجوعیہ، موضع کیمین، موضع چن کوٹ، گھوڑیاں داخلہ تیارگی، رزی سیداں، چمکا کے مقام پر بجلی کے پول لگانے گئے ہیں اور بعض مقامات پر بجلی کی تاریں زمین پر پڑی خراب ہو رہی ہیں۔ جناب سپیکر میرے حلقے میں تقریباً آٹھ نو سال ہونے ان مقامات پر بجلی کے پول اور تاریں لگی ہوئی ہیں۔ اب دنیا چاند کی طرف جا رہی ہے اور میرے حلقے میں جو پول لگے ہوئے ہیں ان کے بارے میں کافی دفعہ متعلقہ محکمہ کے ساتھ رابطہ کیا گیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ اس طرح کا طریقہ کار سراسر! نہیں ہونا چاہیے۔ فنڈز اسی وقت ایشو کریں اور اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔ حلقہ کے لوگ روزانہ ہمارے پاس آتے ہیں، جس سے بہت زیادہ پریشانی بنتی ہے مہربانی کر کے اس معاملے کا کوئی حل نکالیں۔ اس ہاؤس کے جو متعلقہ منسٹر صاحب ہیں، یہ ہے تو مرکز کا محکمہ، بہر حال صوبے کا بھی اس معاملے میں کچھ نہ کچھ حق بنتا ہے تو مہربانی فرما کر ان مقامات پر بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ شگریہ جناب۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! زہ لہ Request دے دے سرہ خچل شریک کوم، پہ دے باندے ماہم خچل یواستحقاق تاسو تہ درکرے وو او بیا تاسو ماتہ واپس رالیزلے دے چہ دا استحقاق نہ جو ریڑی خود دے دے خیرے سرہ کہ خما داہم شریکہ شی۔ مصیبت دا دے جناب سپیکر صاحب چہ کومہ محکمہ د مرکز سرہ وی نو د ہفے نہ مونڑ تہ دیر لونے مشکلات وی۔ پہ صوبانی کسب مونڑ دلته د خچلو منسٹرانو سرہ شر، جھگرہ ہم اوکرو او

دوی دیر زیات شریفان خلق دی، دلته کئیں مونږ مطمئن کری او که دلته نه وی نو په دفتر کئیں راله کار اوکری، خاص کر بلور صاحب دیر زیات بڼه سرے دے او دیر شریف او دیر کار والاسرے دے - جناب سپیکر صاحب، خما دوه درے کلی د 1992-93 په کال کئیں په بجلی کئیں رسیدلی وو او تر اوسه پورے نیمگری پراته دی - یعنی اوس خو هغوی راته کار پرینولے دے او هغه هغه پولونه نې اوری دی نو لگولی نې دی او هغه په پیتو کئیں پراته دی، هغوی تختیدلی دی او همدو کارنه کوی - نو د دے واپیا باندے خو مونږ دلته کئیں یو قرارداد هم پاس کرے دے چه دا خمونږ دے صوبائی حکومت ته حواله کرنی او د دے بل هغه حل نشته، خو هغه داسے چل پکار دے لکه تاسو چه د تی وی په باره کئیں یوه خبره اوکره - نوزه وایم چه هغه داسے حل دے له رالو باسنی چه دا واپیا والا که خمونږه د صوبے کارنه کوی، خما خو ذاتی کارنه دے دا خود قوم کار دے، مونږ د قوم نمائندگان یو نو چه د دے صوبے کارنه کوی نو بیا خو د دے صوبے نه دوی ویستل پکاردی چه د دوی محومره ملازمین دی، دوی د خی او په هغه لاهور کئیں د ناست وی او هلته د تنخواه اخلی او هلته کئیں د وی او چه د دے صوبے نه خی - مونږ به خان له دلته د بجلی د پاره انتظام اوکرو - دا خمونږه دیمونه دی او په دے کئیں بجلی گهرے دی، دا خو خمونږه په صوبه کئیں دی او مونږه به د دے د پاره نوی Appointments اوکرو او براه راست په زور او په جبر باندے به نې واخلو -

جناب علی افضل خان هدون، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میرے عزیز ممبر نے اپنے حلقے کی بجلی کی اس تکلیف کا ذکر کیا ہے جس کے لئے فنڈ میا نہیں ہیں اور میں اپنے اس بجائی کا احترام کرتا ہوں لیکن میری گزارش یہ ہو گی کہ ان کے مسائل کے حل کی طرف وہ توجہ دیں کیونکہ پورے واپڈا کو اپنی تحویل میں لیں گے تو یہ لمبا مسند بن جانے گا اور ان کی بجلی کی تاریں وہی کی وہی پڑی رہ جائیں گی - پہلے وہاں تاریں لگائیں اور اس کے بعد وہ

دوسری تحریک پیش کریں کہ واپڈا کو صوبہ میں آنا چاہیے یا نہیں۔ پہلے مہربانی سے ان کا مسئلہ حل ہونے دیں۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر میرے بھائی درست بات کر رہے ہیں لیکن یہ Adjournment motion ہے اور اس پر تمام ممبران بات کر سکتے ہیں۔ یہ منسٹر لاء رہے ہیں لیکن ان کو روز کا پتہ نہیں ہے۔

جناب علی افضل خان حدون، آپ مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں کیونکہ جن تجربات سے آپ گزرے ہیں، میں ان سے نہیں گزرا ہوں۔ میری تو گزارش ان کے مسئلے کو حل کرنا ہے۔ میرا اتنا تجربہ نہیں ہے اور میں اس سے معذور ہوں۔

جناب عبدالسبحان خان، سر آپ کی مہربانی سے فلور مجھے ملا ہے۔ قابل احترام سپیکر صاحب زہد معزز رکن پہ خدمت کینی دا گزارش کوم چہ شاید پہ تیر سیشن کینی د واپڈے متعلق دلتہ یو متفقہ قرارداد پاس شوے وو نو کہ د ہفے ریزلٹ بیا محہ را نفلو نو کہ د دوی محہ احساسات او جذبات وی نو بیا بہ پہ ہفے باندے خبرے اوشی اوس خو دا خبرہ د خورشید اعظم صاحب د حلقے متعلق وہ۔

جناب سپیکر، دا خو Clear adjournment motion دے او پہ دے باندے خبرے لڑے لڑے کیدے شی او منسٹر صاحب بہ نے جواب ورکوی البتہ پہ Call Attention باندے صرف Mover او منسٹر خبرہ کولے شی۔

جناب عبدالسبحان خان، ستاسو خو سر دومرہ وسیع القلبی دہ چہ پہ Call attention باندے ہم دیرے خبرے کیری۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! پہ دے کینی خما یو تجویز دے چہ دا دیرہ اہمہ تحریک التواء دہ، تاسو دا ایہمت کرنی چہ پہ دے باندے مکمل بحث اوشی۔ دا مسئلہ د یو خانے یا د یو کلی نہ دہ جی دا توتلی د صوبہ سرحد دہ او حقیقت دا دے جناب سپیکر کہ تاسو دا ایہمت کرنی چہ پہ دے باندے مکمل بحث اوشی۔

جناب خورشید اعظم خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر! یہ میں نے اپنے ملنے کے لئے بات کی ہے اور جو کوئی جنرل بات کرنا چاہتا ہے تو بے شک کرے۔ میں ابھی جو بات کر رہا ہوں وہ اپنے ملنے کی بات کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب مہربانی کر کے اس کی تموزی وضاحت کر دیں۔

میاں مظفر شاہ، سپیکر صاحب! زہ ہم د خورشید اعظم صاحب حمایت کوم خو مخنگہ چہ دے نورو ملگرو اوونیل واقعی نامسلہ شتہ - 1988، کنین مونر پولونہ لگولے دی - بیا پہ 1994، کنین ستاسو یاد شی پہ ضمنی انتخاباتو کنین بلا فندونہ او باقاعدہ یو لست مونر واپدے لہ سرہ د Sanction پیسو ورکرے دے۔ لیکن تر اوسہ پورے پہ ہفے باندے کارنہ دے شروع شوے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! ہم سب کا یہ مسئلہ ہے لیکن کہتے ہیں کہ یہاں بحث کے لئے منظور کیا جائے اور اس پہ بحث کی جائے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ ہم بحث تو کر لیں گے اور پھر وزیر صاحب فرمائیں گے کہ میں واپڈا کو کہ دوں گا لیکن انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پہ کہا ہے کہ واپڈا میری نہیں سنتا اور نہ کوئی چیف انجینئر ان کی بات سنتا ہے، تو اس سے بھی اس ایوان کی توہین ہوتی ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر مسئلے اٹھاتے ہیں اور وفاقی حکومت اس پر کوئی عمل نہیں کرتی۔ اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ ہمارا اپنی عزت اپنے ہاتھ میں رکھیں اور ایسا نہ کریں کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ وفاقی حکومت نے کچھ نہیں کرنا، تو فضول اپنا وقت ضائع کریں نہ اس ایوان کا اور اس ایوان کی عزت کا بھی ذرا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر، جناب فتح محمد خان۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، ماخو دا عرض کولو جی، ماونیل چہ تاسو کوم ایڈجرمنٹ موشن ایڈمٹ کرنی نو بیا پہ ہفے باندے بحث کیدے شی - چہ تر سو پورے ایڈمٹ شوے نہ وی نو د ہفے خو طریقہ کار دا وی چہ محوک نے پیش کری، ہفہ نے پیش کری او منسٹر د ہفے جواب اوکری۔ او بیا پہ ہفے باندے صرف ہفہ کسان مختصر شان خبرے کولے شی - چا چہ

کی کارروائی روک کر اس اہم 'فوری اور مفاد عامہ کی نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جانے صوبہ سرحد کے تین بڑے انڈسٹریل اسٹیٹ یعنی گدون انڈسٹریل اسٹیٹ، حطار انڈسٹریل اسٹیٹ، جمروڈ انڈسٹریل اسٹیٹ اور صوبے کے دیگر مختلف انڈسٹریل اسٹیٹ سطح سمندر سے سترہ سو گھو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہونے کی وجہ سے خصوصی مراعات نہ دینے پر کارخانے آنے دن بند ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بیروزگاری میں آنے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ "نو سپیکر صاحب! تاسو ته خو دا علم دے، فتح محمد خان صاحب نن دیر Active دے جی نو ما ونیل کیدے شی چه خما په دے دغه باندے تپوس کوی که محه - بنه جی عرض دا دے جی چه جناب سپیکر صاحب دغه شان که تاسو اوگورنی نو په صوبه سرحد کنی انتہانی بے روزگاری ده - د هغه په مقابلہ کنی په پنجاب کنی او په سندھ کنی دومره بے روزگاری نشته چه محومره خمونږ په دے صوبه فرنټیر کنی ده نو عرض دا دے چه ترغو پورے خمونږ صوبانی حکومت او صوبانی ممبرانو په دے باندے یو متفقہ سټیند نه اخلی او دے خپلے صوبے له یو خصوصی پیکیج د مرکزی حکومت نه وانه خلی نو په دے صوبه کنی نه بے روزگاری ختمیږی او نه د دے محه طریقہ کارشته، چه دا به حل شی - دغه شان تاسو اوگورنی لیبر ویلفیئر بورڈ کنی په اربونو روپی دی - او په دے صوبه کنی په دے پنخوسو کالو کنی اوس ما اوریدلے دی چه تقریباً پنخه کروړه روپی نے دے صوبه له ورکړے، چه هغه په انڈسٹریل سټیټ حطار کنی یا په گدون کنی لیبر کالونی جوړوی او محو سکولونه هائر سیکنڈری سکولونه وغیره او واره واره هسپتالونه جوړوی - په رُومنی خل پنخوس کاله پس دے صوبے ته لږه غونډے حصه ملاؤ شوه - عرض دا دے چه ورخ تر ورخه بے روزگاری سیوا کیږی، خلق خو مونږ د نوکرو نه اوویستل، ولے چه سرکاری مد کنی خو نوکری نشته، په پولیس کنی پابندی ده، ایف آر پی کنی پابندی ده، په نورو دیپارټمنټو کنی پابندی ده، په سرکاری مد کنی خو تاسو بهر محوک نه شی لیگلے - اوس

دوی وانی چه دوه لکھه آسامیائے دی، په اورسيز کنښ به دوه لکھه ليگی - د هغه ماته علم نشته چه د صوبه سرحد په هغه کنښ محومره Share دے - د چوده فی صد په حساب باندے د صوبه سرحد چه په هغه کنښ محه Share رسی؟ نو خما په خیال محه چوده پندرہ هزار آسامی که صوبه سرحد ته ملاؤ شوے، هغه به هله ملاویږی جی (قطع کلامی)

آوازی، دوه لکھه کنښ 28 هزار آسامیائے خمونږ جوړیږی -

جناب عقور خان جدون؛ دو لاکھ دی چه خمونږ پکنښ هر محومره جوړیږی - که اتهائیس هزار جوړیږی که تیس هزار جوړیږی - نو دا به هم د مرکزی حکومت یو دیره لویه مهربانی وی چه اتهائیس هزار کسان مونږ بهر اولیکله شو - خو عرض دا دے - تاسو دے خپله د آبادی شرح ته اوگورنی چه مخنګه ورخ تر ورخه سیوا کیږی او دے هلکانو ته اوگورنی ایف اے، بی اے، بی ایس سی، ایم ایس سی، دگری د غریبانو په لاس وی او دغه خانے په دے سرکونو باندے گرخی را گرخی - او تاسو په دے ټول، تاسو نهه لس میاشته شوے دی صرف د ایجوکیشن په مد کنښ تاسو تقریباً محه گیاره باره هزار کسانو ته نوکرنی ورکړے - د دے نه علاوه نور هیڅ نشته - دا هم د گورنمنټ دیره بڼه پالیسی ده چه میرټ نے ورومبني خل باندے، وروستو درے درینیم کاله کنښ دوی د میرټ" دهجیاں بکھیر" کړی دی او دا موجوده حکومت ته دا هم یو کریدت خی چه زه که نوکرنی نے ورکړے گیاره هزار نے ورکړے یا باره هزار نے ورکړے یا تیره هزار په سرکاری مد کنښ نے ورکړے هغه نے په میرټ ورکړے - خو زه صرف دے انډسټریل ستیت ته راخم جی چه مهربانی اوکرنی گورنی چه په گدون کنښ د 11 ارب روپو سرمایه کاری شوے ده جی دغه شان حطار انډسټریل ستیت د اربونو روپو سرمایه کاری شوے ده، دغه شان جمرو د انډسټریل ستیت کنښ د اربونو روپو سرمایه کاری شوے ده - خمونږ دیره زړے کارخانے چه کوم دی هغه

تولے بندے دی۔ چارسدہ شوگر مل ته اوگورنی جی، خزانہ شوگر مل په کوم دغه باندے روان دے، په گدون کین د دنیا کارخانے بندے شوء، تقریباً په دهانی سو کین فی الحال سل کارخانے چلیپری او 150 پکین بندے دی۔ کومه چه خما حلقه نیابت ده جی۔ نو عرض دا دے چه سپیکر صاحب زه به مودبانہ طور باندے دا درخواست کومه چه بی بی صاحبہ هم ناسته ده، خه وایم چه په دے کین وزیر اعظم آف پاکستان سره دوی او وزیر اعلیٰ صاحب ملاؤشی چه په مخه طریقہ وی دومره مونږ ته مراعات دی 20% or 25% د ترانسپورٹ په شکل کین ملاؤشی که هغه د بجلنی په مد کین ملاؤشی چه د 1700 کلومیتر نه دا سامان راخی نو د هغه د ترک لود ان لود د ترانسپورٹ خرچه چه مونږه برداشت کرو نو مونږه به پنجاب او سندھ سره مقابلہ اوکرو او چه محرمه پورے نه مونږ له خصوصی مراعات نه وی راکری دا مراعات په فرانس کین هم شته، په لندن کین هم شته، او په امریکه کین هم شته او په هندوستان کین هم شته دے۔ چه تاسو محومره د سطح سمندر نه لرے علاقے وی نو هغه له به یو خصوصی پیکیج ورکوی۔ نو دا خما یو مودبانہ درخواست دے، دا ایڈمٹ کری او مودبانہ دا ضروری درخواست کومه چه د صوبه سرحد د راتلونکی نسلونو د پاره او د موجوده نسل د پاره، د بے روزگاری ختمولو د پاره دے صرف مونږ له دے صنعتی پالیسی کین خصوصی مراعات راکری۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت ہے؛ جناب سپیکر! میں تو اپنے بھائی منظور خان جدون صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک بہت اہم مسئلے پر یہ تحریک اتوا پیش کی ہے۔ انہوں نے تین انڈسٹریل اسٹیٹ کا ذکر کیا ہے جن میں گدون، حطار اور پشاور، جمروڈ شامل ہیں، لیکن پشاور کوہٹ روڈ پر، مردان میں، کوہٹ میں چھتر فیصد کارخانے تام انڈسٹریل اسٹیٹ میں بند ہیں، صرف حطار میں کچھ کارخانے چل رہے ہیں اور وہ بھی اس کی مخصوص Location کی وجہ سے۔ جناب سپیکر! اس وقت کوئی دو

ہزار کے لگ بھگ کارخانے ہمارے صوبے میں بند ہیں اور باقی جو کارخانے چل رہے ہیں وہ بڑی مشکلات کا شکار ہیں۔ کبھی تین ماہ کے لئے ان کو بجلی نہیں ملتی اور کبھی تین ماہ کے لئے ان کی سونی گیس کاٹ لی جاتی ہے بلکہ جناب سپیکر! قومی بجٹ میں بھی ایسے فیصلے کر دینے جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں اگر کوئی کارخانے چل رہے ہیں جیسے کہ ہمارے یہاں سینٹ کے کارخانوں کا ایک رواج ہوا تھا اور ہری پور اور جنوبی اضلاع بعض سینٹ کے کارخانے شروع ہونے تھے لیکن قومی بجٹ کے نتیجے میں وہ بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ مشکلات کا شکار ہیں۔ پچھلے دور میں 'جب میں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی تو ایک کمپنی بیٹھی تھی، مظفر محمود قریشی کمپنی For sick unit of N.W.F.P. اس کمپنی نے کوئی دو سال کام کیا اور ایک جامع رپورٹ پیش کی تھی۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس رپورٹ کو کارخانہ داروں نے بھی تسلیم کیا تھا لیکن اس رپورٹ میں یہ رقم رہ گیا تھا کہ ورکنگ کیمپنل کہاں سے آنے گا۔ اس رپورٹ کے نتیجے میں انہوں نے کافی یعنی ایک سو تیس چالیس کارخانوں پہ کام کیا تھا اور کسی کارخانے کو کسی بینک نے کوئی پیسہ نہیں دیا۔ گزشتہ مچاس سالوں میں ہمارے صوبے میں Hardly تین پرسنٹ انویسٹمنٹ ہوئی ہے نوٹل پاکستان کی جبکہ ہمارا حق اگر ہم ٹرانسپل ایریاز کو اپنے ساتھ شامل کر لیں کیونکہ وہ بھی یہیں کاروبار کرتے ہیں، یہیں روزگار کرتے ہیں تو 19% بنتا ہے۔ جناب سپیکر! ابھی بھی ہماری حکومت نے ایک ٹاسک فورس بنائی تھی For Industrial rehabilitation of industries in NWFP. جسکے چیئرمین یوسف ایوب صاحب وزیر صنعت تھے۔ اس نے ایک بڑی جامع رپورٹ بنائی تھی اور اس میں بڑی اہم تجاویز تھیں، اس کو چھ ماہ ہو گئے ہیں لیکن اس پر بھی عمل نہیں ہو رہا۔ اس میں سب سے اہم تجویز یہ تھی کہ اگر ہمیں مرکز کوئی Concessions نہیں دیتا یا ہمارے ہاں Concessions کو Misuse کیا گیا تھا جیسا کہ گدون میں یہ مسئلہ پیدا ہوا تھا کہ باہر سے لوگ آنے اور انہوں نے کراچی میں ہی Raw material لے کر بیچ دیا اور Manufacturing کے لئے یہاں نہیں لانے تو ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ آپ بجلی مچاس فیصد رعایت پر دیں کیونکہ بجلی اگر استعمال

ہوگی تو اس کی Concession ملے گی۔ بجلی کو نہ بازار میں بیچا جا سکتا ہے اور نہ
سنگل کیا جا سکتا ہے اور نہ کراچی پورٹ پر بیچا جا سکتا ہے۔ تو یہ ایک تجویز تھی کہ اس
صوبے -----
(قطع کلامی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ مسٹر سپیکر صاحب! میں یہ ریکویسٹ کرتا
ہوں کہ اگر یہ اس میں اتنی بحث کر رہے ہیں تو بہتر ہو گا کہ آپ اس کو Accept کر
لیں اور اس کو Discussion کے لئے ہم منظور کر لیتے ہیں۔ تو پھر ہر ایک بولے گا
یہ بھی بولیں اور وہ بھی۔ دیکھیں جناب عدیل صاحب نے پوری تقریر شروع کر دی ہے
اگر ہم اس کو Accept کر لیتے ہیں تو ان کے لئے کوئی پر اہم نہیں ہو گا۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! میں ایڈیشن کے لئے ہی یہ گراؤنڈ دے رہا ہوں اور سگر
ہے کہ وزیر موصوف نے، مختصراً یہ کونگا کہ میں یہی تجویز کرتا ہوں کہ یہ قرار داد بحث
کے لئے ایڈیشن کر لی جانے۔ سگریہ۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! میں غفور خان کا بہت مشکور ہوں اور اپوزیشن
لیڈر کا بھی جو اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے پہلے ہی اپنی تقریر میں فرمایا
تھا کہ صوبے کے حقوق کے لئے اپوزیشن کی طرف سے ہم مکمل طور سے حکومت کی
حمایت کرتے ہیں اور جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے تو کچھ تمہوڑا بہت میرا بھی تجربہ
رہا ہے بطور وزیر صنعت اس صوبے میں اور جناب سپیکر! میں اس وقت لمبی تقریر نہیں
کرنا چاہتا لیکن بیروزگاری کے جو حالات ہیں اس سے میرے خیال میں آپ بخوبی آگاہ
ہیں۔ اس وقت اس صوبے کے جو حالات ہیں اگر انڈسٹری کے لئے کوئی خصوصی پیکیج نہ
دیا گیا تو اور بتایا یہ جاتا ہے کہ عالمی ادارہ 'ورلڈ بینک' آئی ایم ایف وغیرہ وغیرہ نہیں
چاہتے کہ سبسڈی یا سیکورز دینے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایک خود مختار ملک ہیں تو
ہمیں آئی ایم ایف سے زیادہ پتہ ہے کہ اس ملک کے لئے کیا چیز بہتر ہے۔ میں یہ سمجھتا
ہوں کہ اگر صوبہ سرحد کو کوئی خصوصی مراعات نہ دی گئیں تو 'غفور خان صاحب نے یہ
صحیح فرمایا ہے کہ آج برطانیہ میں یہ ہو رہا ہے 'امریکہ میں یہ ہو رہا ہے' اور آج کنیڈا میں
ایسے علاقے ہیں جن کو خصوصی مراعات دی جاتی ہیں اور اب تو یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ

وفاق حکومت یہ بھی سوچ رہی ہے کہ جو تیل کراچی آتا ہے وہاں سے جو Freight اس وقت ----- (قطع کلامی)

Mr. Speaker: Saleem Khan! Why not ask for the leave of the House for admission.

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب سپیکر! میری بھی یہ گزارش ہوگی کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے اور اس پر ----- (قطع کلامی)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that adjournment motion No. 139, moved by Ghafoor Khan Jadoon, M.P A may be admitted for discussion?

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Admitted accordingly for discussion.

جناب فرید خان طوکلان (وزیر خوراک) ، جناب سپیکر صاحب! ہمارے یو ستاسو پہ وساطت سرہ د سلیم خان صاحب نہ پوہنتہ کومہ چہ ہغوی وانی چہ دلہ لیدر آف دی ہاؤس دا یقین دہانی بتول ہاؤس تہ ورکرے دہ چہ ددے صوبے د حقوقو د پارہ لیدر آف دی اپوزیشن سرہ مونر مکمل تعاون کوف۔ سلیم خان صاحب نہ زہ دیر پہ احترام سرہ دا پوہنتہ کول غوارمہ چہ لیدر آف دی اپوزیشن چہ کومہ یقین دہانی ورکرے دہ تاسو ہغہ مونر تہ یادونی خو پہ خپلہ پرے عمل نہ کوئی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker : Mr. Iftikhar-ud-Din Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No.195 in the House

جناب سلیم سیف اللہ خان ، خما Personal explanation باندے جناب سپیکر دا خوزیاتے کوئی تاسو چہ ماتہ ----

جناب سپیکر، بعضے بعضے Explanation دگپ وی دھنے جواب مه کونی
جی بس کینی۔ اوشوہ جی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، مہربانی، مطلب گپ دے، وزیر صاحب چه عه
او فرمائیل هغه گپ وو۔ ما هم دا صرف اووے۔

Mr. Speaker: Mr. Iftikhar-ud-Din Khan, MPA to please move his

Call Attention Notice No.195 in the House.

تحصیل دفتر لاجی کی تعمیر نو

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب دیرہ مہربانی "- میں آپ کی توجہ ایک
اہم اور عوامی مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ دور حکومت میں لاجی میں
تحصیل بلڈنگ بنائی گئی تھی لیکن تامل تحصیل ریکارڈ پر نہیں جس کی وجہ سے عوام میں
کافی بے چینی پائی جاتی ہے لہذا اس پر بحث کی جائے۔" جناب سپیکر صاحب! دا
یوہ داسے مسئلہ دہ، دا تیر شوے محومرہ حکومتونہ وو، پہ لاجی کینی
تحصیل اعلان اوشو، تحصیل جور شو، تحصیل لارو، تحصیل راغلو۔ خو
بہر کیف هغه خو بہ زہ دا وایم چه یو زبانی جمع خرچ سلسلہ بہ روانہ وہ
خو دے تیر حکومت داسے یوکارا اوکرو چه بلڈنگ نے ہم جور کرو، د
بلڈنگ افتتاح ہم اوشوہ، معلومات چه ما اوکرل نو د تحصیل پہ ریکارڈ
باندے ہیخ ہم نشته، اوس خلقو سرہ دا سوچ دے چه بھانی دا دی عه؟
او حقیقت دا دے چه دا خومونرہ سرہ دیر زیاتے دے، ما د دے وجہ نہ دا
ضرورت محسوس کرو چه زہ د دے محیز معلومات اوکرم چه آیا کہ دا غلط
محیز وی، نوپکار دا دہ چه دھغوی خلاف د قانونی کارروائی اوشی، عوامو
سرہ زیاتے دے چه بلڈنگونہ مو ورتہ جور کرل افتتاح مو ورتہ اوکرہ، نن
وانی چه لاجی تحصیل نشته جی نو دغہ وجہ نہ ما دا ضرورت محسوس
کرو

Mr. Speaker: Honourable Minister,

وزير خوراڪ؛ جناب سپيڪر صاحب، منسٽر صاحب خوشبرهه ڪوي هغوي سره جواب شته خوزه به جواب ورڪرمه دا چه ڪوم محترم ممبر، افتخار الدين خٽڪ صاحب چه د ڪوم تحصيل خبره ڪوي د دے تحصيل Announcement چرته په اخبار ڪنڀ مونڙه ڪٿلے نه دے که دوي چرته ڪنڀ ليدلي وي نو وي به دوي چه دڪوم بلڊنگ خبره ڪوي -----

جناب افتخار الدين، جناب سپيڪر صاحب،

جناب سپيڪر؛ دوي جواب تاسو له درڪري نوبيا تاسو خبره اوڪرني۔

جناب افتخار الدين، نه جي زه يو عرض اوڪرم چه جناب منسٽر صاحب چه په ڪوم فلور باندے ولاڙ دے؛ دير نمه وار سرے دے، ڳپ د نه جوڙه وي، دا تقريباً محلور پنځه ځله د دے اعلانات شوے دي۔ آفتاب خان اعلان ڪرے دے مير افضل خان د خدائے اوبخڀي، هغه اعلان ڪرے وو۔ او د ده نه مخڪيے ارباب جهانگير اعلان ڪرے وو۔ آفتاب خان دوباره، نوځه دے ته حيران يهه جي -----

جناب سپيڪر؛ د هغوي Explanation نه غور ڪيڙي نوبيا تاسو ته يوحق دوباره هم شته چه خبره اوڪرني ڪنه جي۔ مينځ ڪنڀ خبره مه ڪوني هغه پورا خبره مڪمل ڪرے۔ خير دے بيا تاسو دوباره خبره اوڪرني۔

وزير خوراڪ، جناب سپيڪر صاحب هلته دوي د ڪوم بلڊنگ (چه ذڪر ڪوي افتخار الدين صاحب، زه د دے خبرے بالڪل تائيد ڪومه چه دے ٽولو حڪومتونونه خبر دي او ٽول حڪومتونه د دوي په مخڪيے جوڙ شوے دي او په دے پاتے شوے دي۔ دا که مير افضل خان وو، دا که آفتاب خان وو، د دے ٽولو سره د دوي دير خوشگوار تعلقات هم پاتے شوے دي۔ او دا ٽول خلق هلته لاچئي ته تلي دي خو دا يوه خبره زه ڪومه چه دے دڪوم بلڊنگ ذڪر ڪوي، د دوي ڊيره دلچسپي ده، دوي هلته ڪنڀ ڊيره جلسے ڪري دي زه

پکڻن پخپله هم موجود وومہ۔ ديمانہ دوی کرے دے۔ د هغه خانے د خلقو به مطالبه وی۔ خو دا بلډنگ د تحصیل د پاره نه دے جور شوے۔ نا د بارانی پراجیکت بلډنگ دے، هلته کښ جور شوے دے، روان دے او په دے باندے د پراونشل گورنمنټ هیڅ اراده نشته دے، په لاجنی کښ د تحصیل د جورولو۔

جناب افتخار الدین : جناب سپیکر صاحب! یو خو نا داسے قصه ده چه غومره پورے د منسټر صاحب د خبرے تعلق دے۔ زه نا ورته ونیلے شم چه دوی د نن هم لارشی۔ اوس د لارشی چه هلته کوم ستون لگیدلے دے، چه په هغه د تحصیل بلډنگ ستون لگیدلے دے؟ که بارانی پراجیکت ستون لگیدلے دے؟ حقیقت دا دے۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

وزیر خوراک۔ هلته چه کوم ستون لگیدلے دے۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: تاسو کښنی چه هغه خبره ختمه کری۔

وزیر خوراک، د دیپارټمنټ خبره کوم۔

جناب افتخار الدین، کم از کم د دے دیپارټمنټ چه کوم نمه وار منسټر دے هغه د دے محیز جواب راکری، دے خو هسے گپ لگوی۔ دا خو۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا یو شے وی، دے کښ هغه خبره نه وی۔

جناب افتخار الدین، نه جی هغه خو صحیح ده، خو دا هسے گپ لگوی۔ دے نه د گپ خونہ جو روی کنه۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، خما هم دا گزارش دے۔ خاص کر فرید خان خو خپله خټک دے او دکرک ضلع سره نئے تعلق دے۔ نو خما خو دا امید وو، ولے چه لاجنی علاقے کښ اکثر خټک آباد دی۔ نو خما خو دا خیال ووچه دے به د خپلے قبیلے د فاندے خبره به کوی او حمایت به کوی نوزه دوی ته دا پُر زور اپیل کومه چه د خټکو د فاندے خبره کوه۔

وزیر خوراک، زه د سلیم خان ډیر مشکوریمه۔ دے جی خمونږ خورنې دے۔ دے

چہ کوم دے، خمونہ عزیز دے او د رشتے پہ لحاظ سرہ خمونہ برخوردار دے۔ نوزہ چہ کومہ خبرہ کوم، د لکی ضلعے خبرہ راغلہ د اصولو مطابق، مونہ خو د بتولو خلقو خدمت کوؤ۔ یعنی د لکی ضلعے خبرہ راغلہ ما Categorically اووے چہ د لکی ضلعے د ختمولو ہیخ تجویز چہ کوم دے، خکہ چہ حما د مروتو سرہ ہم دلچسپی دہ، یواخے د ختکو خبرہ نہ دہ، مونہ داسے پارتنی سرہ تعلق ساتوچہ دا بتول خمونہ رونہ دی۔ افتخارالدین صاحب چہ کومہ خبرہ کوی، دا درستہ دہ چہ پہ تیر حکومت کین دیر زیات منسٹران وو، نو پہ ہفوی کین یومنسٹر صاحب تلے دے، ہلتہ کین د بارانی پراجیکٹ پہ بلڈنگ باندے تختی لگو لے دہ، اوس خو حکومت ہفہ تختی بندے کری دی کہ لگیدلی وی نوزہ ورلہ تسلی ورکوم چہ ہفہ تختی بہ مونہ کوزہ کرو او چہ د محہ د پارہ جو ردے د ہفے تختی بہ پرے مونہ اولگوؤ۔

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! زہ د منسٹر صاحب پہ نو تس کین دا محیز راوستل غوارم چہ دا پہ ریکارڈ شتہ دا تحصیل بلڈنگ داے دی پی سکیم دے او ہفہ اے دی پی بہ درتہ زہ راورمہ، نوزہ د دے وجہ نہ دوی تہ وایہ چہ تاسو لہرہ مہربانی اوکرنی دا خبرہ محہ داسے دغہ نہ دہ چہ پہ کوم شکل کین تاسو اخستے دہ۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! حما صرف دا گزارش دے چہ پہ ماماگانو باندے خو خوریان چہ دی ہفوی دیر گران وی، نوزہ خپل ماما تہ دا گزارش کومہ چہ دا خبرہ او منہ۔

Mr. Speaker: Mian Muzaffar Shah, MPA to please move his Call

Attention Notice No.196

ضلع نوشہرہ کے قیدیوں کے مقدمات کا غیر ضروری التواء

میاں مظفر شاہ، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر ۱۹۶ سر! ضلع نوشہرہ میں پچھلے پارہ ماہ سے جیل سے

لوگوں کو نہیں لایا جا رہا ہے اور مقدمات کے فیصلے نہیں ہو رہے اور بہانہ یہ کیا جا رہا ہے کہ پی او ایل کے لئے پیسے نہیں ہیں جس سے موام، دکلاہ اور جیل میں طرمان کو کافی تکلیف ہے۔ کیا حکومت اس طرف توجہ دے گی؟

جناب پہ نوبنار کین د مغلور پنخو میاشتو نہ عدالتونہ ہم دغے ناست دی، سیشن کورٹس، سول کورٹس، سینئر سول جج، نور مجسٹریٹس، او مومرہ چہ جوڈیشل مجسٹریٹ دی او یو کس د پینور نہ، بد قسمتی نہ نوبنار جیل زور شوے وو ہفہ Demolish شوے دے او ہلتہ کین پہ بل جیل ہم د دسترکت لیول کین نشتہ نواوس ہفہ بتول قیدیان کہ 107 کین دی کہ 109 کین وی کہ د 302 مجرمان دی کہ ہر مخہ چہ دی، ہفہ واپس پینور تہ راخی، او واپس ہفوی محوک نہ، او خبرہ نا کوی جیل والا او ایڈمنسٹریشن ہم، چہ دیی او ایل د پارہ پیسے نشتہ، نو کوم خلق چہ ہفہ پہ اکثر دے کین مونرہ گورو تاسو او مونرہ بتول ہم وکیان پاتے شوے یو چہ 99% خلق چہ کوم دے، ہفہ یا بے گناہ وی یا Cases نے Weak وی او دیر زر یا پہ ضمانت یا پہ بل محیز باندے اوخی۔ لیکن دے مغلورو پنخو میاشتو نہ ہیخ کارروانی نہ کیری او بالکل ہر محیز ددے وجہ نہ Suspend دے نو دا پراونشل گورنمنٹ دے مہربانی اوکری چہ دے طرف تہ د توجہ ورکری۔

جناب سپیکر، جی آزابل منسٹر ہلیز۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، نا صرف د نوبنار یا د پینور، صرف پشاور یا نوشہرہ کا مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر یہ پورے صوبے میں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر، سلیم خان کال اتنشن دے، تانم ہم ختمیری۔ تہ وانی د بتولے صوبے۔۔۔۔۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، نہ جی خما صرف نا عرض دے چہ یو غریب یو میاشتے تہ راغلے وی او پکین شہر میاشتے تیرے کری، نا ہم ظلم دے،

نوکم از کم ددے مہ بندوبست دِ اوکری۔

محترم بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! نا مشکلات شتہ، پہ دے ضمن کئیں کہ ستاسو فکر وی، خبرہ خومالہ کول پکار نہ دی خکہ چہ ستاسو خبرہ چہ کال اتنشن نوپس دے، خود حکومت د اسانتیا د پارہ خبرہ کوم چہ د جیل کمیٹی یو رپورٹ وو، پہ ہفے کئیں مونر یو Suggestion کرے وو چہ ورے ورے مقدمے چہ درے یا مخلور میاشتے قید پکئیں وی او نا خلق پکئیں وی، مونر جیل تہ تلی وو، د جیل دورہ مو کرے وہ او د ہفے رپورٹ کئیں مونر نا ریکوسٹ کرے وو چہ حکومت د ناسے کوشش اوکری، بلکہ لاء منسٹر صاحب تہ بہ وایم چہ ہفوی د یوہ ورخ مخصوصہ کری چہ پہ جیل کئیں عدالت لگی او وارہ وارہ Cases ورثہ پیش کیری نو ددے خلقود او رو راورو د تکلیف نہ بہ ہم خلق خلاص وی او نا وارہ وارہ Cases بہ ہلتہ کیری نو نا تجویز قابل قبول وی نو نا خبرہ دِ اوکری۔

Mr. Speaker: Honourable Minister please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، زہ د مظفر شاہ صاحب د بیگم نسیم ولی خان صاحبہ او آنریبل ممبر سیلم سیف اللہ خان مشکوریمہ۔ زہ ستاسو پہ خدمت کئیں او ستاسو پہ وساطت نا عرض کومہ چہ زہ پخپلہ مردان جیل تہ تلی وومہ او ہلتہ ہم نا پرابلم وو، د نوبنار خلق ہم ہلتہ وو۔ بیا د کوہات جیل تہ ہم تلی ووم، ہلتہ ہم نا پرابلمز وو خوخمونرہ د لاء ایند پارلیمانی افریزدے بارہ کئیں یو کیبنت کمیٹی جو رہ شوے دہ، نو ہفے کئیں Decision کرے وو چہ رجسٹرار ہانی کورٹ ہم راغلی وو، ہوم سیکرٹری ہم پکئیں موجود وو۔ مونر نا فیصلہ کرے وہ چہ اوس نن نہ پس، تقریباً مونر یوہ ہفتہ مخکنے میتنگ کرے وو، ددے سیشن نہ یوہ ہفتہ مخکنے، چہ سیشن جج د قیادت لاندے ہر یو دسترکت کئیں بہ ہر یوہ میاشت کئیں، ہی سی، ایس پی او سیشن جج بہ کینی او خپل پرابلمز بہ مونر تہ راکوی۔ او مونر بہ

انشاء اللہ کوشش کو فو چہ ہفہ پرابلمز د ہفوی حل کرو۔ دویمہ دا خبرہ
 مکنگہ چہ بی بی حکم اوکرو، دا مونرہ Already آرہر کرے دے چہ لوکل
 مجسٹریٹ چہ دے ہفہ خوامخوا ہرہ میاشت کنیں بہ جیل تہ خی او 107
 109 کسان، زہ پخپلہ جیل تہ تلے ووم نو ما ہلتہ ہم دا مجسٹریٹ مے خان
 سرہ بوتلے وو او د کواہت جیل نہ او د مردان جیل او کوم جیل تہ زہ تلے
 یم، د سوات جیل نہ مونرہ خلق داسے ہلتہ پہ ضمانتونو او پہ کیسونو فیصلے
 کری دی۔ حکومت دا ہم Instructions ورکری دی خپل دسترکت تہ چہ
 ہفہ مجسٹریٹان واستوی او بیا ریکوسٹ ہم کرے دے د ہائی کورٹ چیف
 جسٹس صاحب تہ چہ ہفہ جوڈیشل مجسٹریٹان چہ دی ہفہ ہم ہرہ
 میاشت کنیں د کورٹ نہ جیل تہ لارشی او ہلتہ د دا ورکوٹے مقدمے فیصلہ
 کری۔ خما یقین دے پہ دے عمل درآمد شروع دے او مکنگہ چہ خما رور
 د پٹرولو خبرہ POL خبرہ اوکرہ، دے بارہ کنیں دا ورتہ تسلی ورکومہ
 اوس دا حالات داسے دی چہ اوس خمونرہ ہفہ تول پلونہ ریلیز شو او پیسے
 مونرہ ورکرے۔ انشاء اللہ اوس دا تکلیف د پٹرولو بہ ہم نہ وی او
 مجسٹریٹان بہ جیلونو تہ خی او انشاء اللہ دا ورکوٹے مقدمات بہ ہفوی
 فیصلہ کوی۔

Mr. Speaker: Honourable Humayun Saifullah Khan, MPA to
 please move his Call Attention Notice No. 199.

جناب ہمایون سیف اللہ خان، ہفہ مے جی واپس کرے دے جناب منسٹر صاحب
 Explain کرے دے۔ ما واپس کرو۔

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)، سپیکر صاحب ما مطمئن کرو۔

Mr. Speaker : Honourable Abdul Subhan Khan, MPA to please
 move his Call Attention Notice No 203

بخشالی نالہ کی ناقص تعمیر

جناب عبد السبحان خان، ٹکریہ - جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری توجہ طلب مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بخشالی غور پر ایک مطلق پل گذشتہ دور حکومت میں بنایا گیا تھا لیکن اس پل پر کوئی انسان نہیں جا سکتا ہے اور ناقابل استعمال ہے جس پر قومی دولت کا ضیاع ہو چکا ہے۔ اس اہم اور قومی مسئلہ کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ قومی امانت میں خیانت کرنے والوں کا محاسبہ ہو سکے جی۔

دا یو معصوم شان کال اتینشن دے، ہفہ بلہ خما پہ خیال زہ بہ خپلہ بدقسمتی اوگنرم چہ کلہ خما سوال وی نو Concerned منسٹر صاحب چرتہ پہ بل ضروری دسکشن کنیں مصروف وی، کہ ماتہ نے لہرہ توجہ اوکرہ۔ دا د کپ دفتد نہ جور شوے وو، پہ ہفہ خل چہ ما دا سوال اوکرو، او ستاسو پہ دیرہ دیرہ مننہ سر۔ ہفے باندے دا خما پہ خیال باندے یولس لکھہ دی کہ نہ لکھہ روپنی ہسے ضائع شوے دی۔ لکہ پہ دیران چہ سرے سیمنٹ واپچی۔ نو کہ دا تاسو مہربانی اوکری او منسٹر صاحب دے سرہ متفق شی چہ یرہ پہ دے کنیں دا پیسے عٹنگہ بے خایہ تلی دی، ولے ضائع شوے دی چہ آئندہ د پارہ داسے کارونو تدارک اوشی نو چونکہ وخت لہر دے زہ پرے زیات وخت نہ اخلہ خوخما دا توقع دہ چہ منسٹر صاحب بہ دے سرہ متفق وی اوخما داریکوست بہ منظورشی۔

جناب سپیکر، انکوائری دپکنیں منسٹر اوکری کنہ۔

وزیر غوراک، سپیکر صاحب! دا کال اتینشن ماتہ اوس ملاؤ شو او محترم ممبر سبحان صاحب چہ کومہ خبرہ اوچتہ کرہ۔ دا د بخشالی کنیں چہ کوم پل دے چونکہ دا یو خو داسے دہ چہ دے پورے ضرورت چہ راشی، داسے مسئلے وی نو د دسترکت کونسل فند چہ کوم دے چہ ہلتہ کنیں دسترکت کونسل سرہ دے، ہفہ خمونہ ممبرانو صاحبانو تہ مونہ خواست کرے دے

چه دا تاسو هغوی ته چه کوم ضروری کارونه دی هغه د دسترکت کونسل خلقو په نوټس کښ راولنی او په هغوی باندے 'فوری طور سره پکار دے چه دا مسئله حل شوے وے۔ خما خیال دے که خمونږ ممبر صاحب دا مسئله هلته کښ د دسترکت کونسل ایډمنسټریشن سره اوچته کرے وے یا اوچته کړی نو د هغه انتظام به اوشی، خو دا چه کوم دوی وانی زه په دے کښ به انکوائری هم اوکړمه، معلومات به هم اوکړمه او دے به ماته دفتر ته راشی او انشا الله مخنکه ضروری گنری چه کوم خمونږ د ډیپارټمنټ په فنډ باندے کیدے شی هغه به زه ورته اوکړمه۔

جناب عبدالسبحان خان؛ زه، ترخو پورے چه آنریبل منسټر صاحب په دے فلور باندے کومه وعده اوکړه، کیدے شی هغه دے پورا کړی، خو خما گزارش دا دے چه په دے باندے د دسترکت کونسل نه کومے پیسے ضائع شوے دی که هغه کیتنی۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر؛ دانکوائری خبره نه اوکړه، هم دانے اووے۔

جناب عبدالسبحان خان؛ ښه جی دانکوائری خبره نه اوکړه۔

وزیر غوراک؛ جناب سپیکر صاحب یوه خبره زه کول پکښ غواړمه۔ هغه وخت کښ، زه معافی غواړمه، چه مخه وخت کښ دوی دغه پیش کوؤ نوما سره دا هیلټ منسټر صاحب راغے، ډیره ضروری خبره نه کوله۔ نو خما توجه دے ته نه وه۔ اوس جی زه په دے خبره پوهه شوم، په دے کښ به انکوائری هم کومه۔ او دا خبره ورته کومه چه سبحان خان ستاسو په وساطت سره مونږه خو چه وعده کوؤ، خبره کوؤ، کلکه کوؤ۔ کله هم خپلو خلقو سره بے وفانی نه کوؤ۔ بالکل تسلی ساته چه زه خبره کوم، زه به په دے باندے کلک ولاړ یمه او تا د پاره، تا به زه را وغواړمه زه به په دے کښ مکمل انکوائری کومه۔ مونږه دژبے کلک یو۔

جناب پرمحمد خان، خبره داسے ده چه هغه هلته کښ کال اتینشن پیش کوئی۔

اولتہ کنین منسٹران ناست وی خپلو کنین خبرے کوی۔ نو نا طوفان صاحب دِ مہربانی اوکری، دے ہیلٹ منسٹر لہ دِ دفتر کنین پانم ورکوی، د دفتر دروازے دِ پرے نہ بندوی چہ دے ہلتہ تلے شی بیا۔
وزیر خوراک، بیا بہ نہ کوف۔

Mr. Speaker : Haji Muhammad Yousaf Khan Tarand, MPA to please move his Call Attention Notice No.204.

(تالیں)

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! زہ ستاسو بے حد مشکوریم چہ پہ دے شپارسو ورخو، اولس ورخو اجلاس تیریدو سرہ سرہ ماتہ نا یوہ موقعہ راغلہ چہ زہ د خپلے حلقے متعلق ہم محہ گزارش اوکرمہ۔ جناب سپیکر! ---
جناب سپیکر، حاجی صاحب For the frist time ما لہ خپل روتین کنین Change کرے دے۔ اوس ہم ستا سو نمبر نن نہ راتلو خو ربتیا خبرہ نا دہ چہ د نجم الدین خان یو دغہ وو ہفہ ستاسو نہ مخکنے وو۔ ہفہ ما روستوکرو او تاسو مے راوستی۔

چتر پلین تاکوٹ بنگرام روڈ کی خستہ حالی

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! زہ ستاسو مشکوریمہ۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ KKH کا چتر پلان سے تاکوٹ بنگرام تک کا حصہ نہایت خراب ہو گیا ہے بلکہ روڈ میں اتنے کھڑے پڑ گئے ہیں کہ گاڑیوں کو روڈ پر چلانا مشکل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے عوام کو بے حد تکلیف ہے، لہذا فوری طور پر روڈ مرمت کرنے کا انتظام کیا جائے۔

جناب سپیکر! بتگرام یو ضلع دہ او د ہفے سارھے تین لاکھ آبادی دہ۔ مونہ سرہ د ہفے آمدورفت د پارہ دوہ رودونہ دی۔ یو نا شاہراہ ریشم دے چہ زہ ورتہ شاہراہ شرم وایم او بل د اوکئی نہ بتگرام رود دے۔ نو د اوکئی بتگرام رود خو حالات نا شو چہ ہفہ مخکنے نہ Approved وو، د ہفے کھلاوول

او بلیک ٹاپنگ منظور وو، د موجودہ حکومت پہ راتلو باندے د ہفے نہ فند ختم کرو او د ہفے پہ نتیجہ کنیں چہ کوم کار ہلتہ پہ درے مغلورو کلومیٹرو باندے شوے دے نو ہفہ دے پوزیشن باندے دے چہ اوس پہ ہفے باندے گادی نہ شی تلے۔ خکہ چہ مزید پہ ہفے باندے تارکول اچول یا روپے اچول یا دھفے Compaction چہ کوم دے ہفہ نشی کیدے نو ہفہ وجہ نہ ہفہ د گادو د آمد و رفت د پارہ بالکل بند شو مونڑ سرہ متبادل رود دغہ وو د ہفے نتیجہ دا دہ چہ دا رود حویلیاں نہ شروع دے او پہ دسترکت ایبت آباد کنیں او دسترکت مانسہرہ کنیں چہ د دے کوم پورشن دے ہفہ قابل استعمال دے او ہفہ د دے قابل دے چہ گادی پرے تلے راتلے شی۔ لیکن بدقسمتی نہ چہ کوم خانے نہ دبگرام دسترکت حدود شروع کیدی د چترپلین نہ تر تا کو تہ پورے دا د بتگرام دسترکت پہ مینخ ایریا کنیں نا تیر اوخی۔ دا خما پہ خیال تیس نہ تر چالیس کلومیٹرہ پورے ایریا دہ دا دومرہ خرابہ شوے دہ۔ تاسو یقین اوکری پہ ہفے باندے گادے محوک نشی بوتلے۔ بلکہ اوس چہ کوم ہفہ تیکسی گادی دی یعنی تورست دی یا بسونو والا دی ہفوی اوس احتجاج کوی چہ پہ دے رود باندے مونڑ خیل گادی نہ شو بوتلے۔ نو زہ ستاسو پہ وساطت باندے منسٹر صاحب پہ خدمت کنیں دا عرض کومہ چہ مہربانی دی اوکری کہ دا د دوی اندر وی او کہ دا د وفاق وی نو کم از کم دومرہ د اوکری چہ ہفہ کھدے پہ ہفے کنیں دکے شی او ہفے لہ دومرہ پیسے ورکری چہ د ہفے مرمت اوکرے شی چہ دومرہ شی چہ د گادو د استعمال د پارہ قابل شی۔

جناب سپیکر، جی۔

وزیر آبپاشی و آبخوشی، مسٹر سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی، دے یوسف خان چہ کومہ خبرہ دہ، مونڑ بالکل دے سرہ اتفاق کوؤ۔ او دا چہ کوم رود دے حویلیاں تو تھا کو تہ دا این ایچ اے سرہ دے او مونڑ دوی تہ نا تسلی ورکووم

چہ زہ بہ نن خبرہ اوکرم خیر نن خو ہغوی نہ وی، سب چنیرمین این ایچ
اے سرہ بہ خبرہ اوکرم چہ د دسمرمت زیات ضروری دے، پکار دا دی چہ
زرتزرہ ددے مرمت اوشی، ولے چہ دا تولہ علاقہ پہ دے پرتہ دہ۔ او انشاء
اللہ کوشش بہ کوؤ چہ صوبانی حکومت مرکزی حکومت تہ دا ریکوسٹ
اوکری چہ دازرتہ زرجورشی۔

جناب یوسف خان، زہ د منسٹر صاحب شکر یہ انا کومہ او دا یقین لرم چہ
ہغوی بہ دا اوکری۔

Mr. Speaker: Haji Muhammad Adeel, honourable Deputy
Speaker, to please present before the House the Preliminary
Report of the Public Accounts Committee for the year, 1994-95
under rule 161 of the Rules of Procedure and Conduct of
Business Rules 1988. Haji Muhammad Adeel Deputy Speaker,
please.

Haji Muhammad Adeel (Deputy Speaker): Thank you Mr.
Speaker! sir I beg to present the Interim Report of the Public
Accounts Committee on account of the Government of N.W.F P
for the year, 1994-95 under rule 161 of the Provincial Assembly
Business Rules, 1988. Thank you.

Mr. Speaker: The report stands presented

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! زہ دے بارہ یو ریکوسٹ کوم
دغہ کنیں یوہ پیرہ بیا تاسو تہ دغہ راغلے وو۔ دا پیرہ نمبر 622 page دے
191، ہلتہ کنیں ہغوی بیا درخواست کرے وو۔ دا پہ پی اے سی کنیں دراپ
شوے وہ، اوس تاسو ہفہ کیس راغلے دی۔ دا یوترے Pending کرے ددے

نه علاوہ نوردغہ کړی

جناب سپیکر: گوره جی خما خبره واورنی - اوس به تول Present کیري هغه به بیا مونږ اوگورو دے آفس ته ونیلی دی - ما آفس ته ونیلی دی هغوی به خپل نوټس هر مخه برابروی بیا گورو چه Whether we have got the review powers یا مخه هغه بیا Separate مخیز دی د هغه Deletion بیا Any time کیدے شی په هغه باندے مخه پابندی نشته -

جناب پیر محمد خان، هسے دیپارټمنټ رالیږلے دے جی -

جناب سپیکر، دیپارټمنټ رالیږي او که هر مخوک رالیږي هغه په هغه وخت سره به دغه کیري - Deletion د دے نشی کیدے بیا Subsequent amendments کنښ یو مخیز کنښ راشی - یا اپیل د یو سری Accept شی یا مخه داسے Provision وی او په لاندے نو هغه بیا د هغه نه لرے کیدے شی یا هغه بیا دوباره اسمبلن ته راخے -

جناب پیر محمد خان: بل په دے باندے بعضے ممبرانو دا خیال دے، لیډر آف دی اپوزیشن هم دا سوال رالیږلے وو چه دوی که په دے کنښ تانم راکړی چه مونږ دا اوگورو او بیا پرے Discussion اوگورو نو دا د هغوی هغه ریکوسټ دے -

جناب سپیکر: ښه جی اوس خو هاوس ته پیش کیري - بیا 'بیا کوی چه مخه

The Report stands presented. Haji Muhammad Adeel, - دغه وی
honourable Deputy Speaker, to please move that the
Preliminary Report of the Public Accounts Committee for the
year, 1994-95 may be adopted.

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker Sir, I beg to move that
the Interim Report of the Public Accounts Committee on the

accounts of Government of NWFP for the year 1994-95 may be adopted at once.

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر پہ دے کنیں دا گزارش دے لکہ پیر محمد

خان صاحب اوفرمائیل If we could be given some time to go

through دا خونن مونزہ تہ تبیل شوے دے چہ نا لڑ اوگورو او بیا پہ بل

خل تاسو یوہ ورخ مقرر کریں پہ دے باندے ممبران اظہار خیال کول

غواہی دے کنیں عہ دیر اہم قیصے دی نو کہ دامربانی تاسو اوکریں جی۔

جناب سپیکر، پروسیجر دا دے چہ نا شے دا چہ دوی کوم وانی دا بالکل چرتہ

نشہ، خکہ چہ طریقہ کار دا دے، پبلک اکاؤنٹ کمیٹی دے ہاؤس جوہرہ

کرے دے، پبلک اکاؤنٹ کمیٹی خپل سفارشات کریں دی او ہفہ تاسو تہ اوس

Present کوی او پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ممبران چہ دی، ہفہ دوی Sign کرے

دی او چینرمین، تہیک دے - نو دے کنیں داسے عہ Provision چرتہ ہم

نشہ دے، اوس دے ہاؤس خوبہ دے چہ Presentation بہ نے ورتہ کوف

چہ ہفوی نے Approve کوی کہ نہ - نہ دسکشن بہ پہ عہ باندے کوی - یو

عہیز دے ہفہ دائریکت راخی - جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! اگر کوئی محترم ممبر روز سے ہٹ کر کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو وہ

روز کا حوالہ دے کہ کس رول کے تحت اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں

کہ روز جو ہیں ان میں تو یہ ہے کہ Adopt آپ نے کرنا ہے کیونکہ جیسے آپ نے بھی

فرمایا ہے کہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی آپ کی اسمبلی کے اعتماد کیساتھ بنی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker : I read it again. Haji Muhammad Adeel, honourable

Deputy Speaker to please move that the Preliminary Report of

the Public Accounts Committee for the year, 1994-95 may be

adopted. Haji Muhammad Adeel, honourable Deputy Speaker

Haji Muhammad Adeel: Mr Speaker sir, I beg to move that the Interim Report of the Public Accounts Committee on the accounts of the Government of N W F P for the year, 1994-95 may be adopted at once.

Mr Speaker: The motion before the House is that the Preliminary Report of the Public Accounts Committee, may be adopted. Is it the desire of the House that the Report of the P A.C may be adopted?.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Report is adopted The sitting is adjourned and we reassemble on Monday instant. Thank you

(اسمبلی کا اجلاس 22 نومبر 1997ء بروز پیر صبح دس بجے تک کے لئے متوی ہو گیا)